عوام کی آواز پاکستان کی آواز
ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
The Daily ZEBA-E-PAKISTAN
روزنامہ زیبائے پاکستان کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر RIO/27/353
ڈپٹی ایڈیٹر: محمد عرفان
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
قیمت 15 روپے
جلد نمبر 21 | بروز جمعہ 13 نومبر 2026ء/ 2 جمادی الثانی 1448ھ | شمارہ نمبر 226

ملک بھر کی عدالتوں میں ویمن فیسیلی ٹیشن سینٹرز کے قیام کا فیصلہ

پہلے مرحلے میں چاروں صوبوں میں ایک ایک مرکز بنے گا چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت لا اینڈ جسٹس کمیشن کا اجلاس

ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز میں خواتین سائلین کو ایک ہی چھت تلے قانونی مشورہ، رہنمائی اور ون ونڈو سہولت میسر ہوگی: چیف جسٹس

اسلام آباد (جی این ایم) چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت لا اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کا اجلاس ہوا، جس میں ملک بھر میں ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز کے قیام سے متعلق پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، چیف جسٹس نے بطور چیئرمین لا اینڈ جسٹس کمیشن اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلے میں چاروں صوبوں میں ایک، ایک ویمن فیسیلیٹیشن سینٹر قائم کیا جائے گا، (باقی صفحہ 3 نمبر4)

غزہ پر اسرائیلی فضائی حملوں میں 6 فلسطینی شہید، 20 زخمی ہوگئے

اسرائیلی فورسز کا اسپتال میں ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی کا اعتراف

غزہ (جی این ایم) غزہ پر اسرائیلی فضائی حملوں میں 6 فلسطینی شہید، 20 سے زائد زخمی ہوگئے۔ عرب میڈیا رپورٹ کے مطابق غزہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیاں جاری ہیں۔ ہ کی شہری دفاعی سروس کے ترجمان نے کو (باقی صفحہ 3 نمبر3)

28ویں آئینی ترمیم 15 جنوری سے پہلے لانے کا امکان ہے، فواد چوہدری

مریم نواز کے خلاف ایک سرمایہ داروں کا گروپ کام کر رہا ہے، سابق وفاقی وزیر کی گفتگو

اسلام آباد (جی این ایم) سابق وفاقی وزیر فواد چوہدری نے دعویٰ کیا ہے کہ آئینی ترمیم سے متعلق معاملہ 15 جنوری سے آگے نہیں جائے گا اور اس سے پہلے ہی اس حوالے سے اہم پیش رفت متوقع ہے۔ ایک انٹرویو میں (باقی صفحہ 3 نمبر2)

وزیراعظم کی سوڈان، فن لینڈ اور عراق کے صدور سے الگ الگ ملاقاتیں

دوطرفہ تعلقات، تجارت، سرمایہ کاری، موسمیاتی تبدیلی اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (جی این ایم) وزیراعظم شہباز شریف نے ترکیہ کے شہر انطالیہ میں (باقی صفحہ 3 نمبر1)

علامہ اقبال کے افکار کو نوجوان نسل میں عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، گورنر

گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل کی دوسرے آل بلوچستان اقبال شناسی سیمینار میں بطور مہمانِ خصوصی شرکت

گورنر شیخ جعفر خان مندوخیل کا ڈائریکٹوریٹ آف کلچر اور خانہ فرہنگ ایران کے مشترکہ علمی اقدام کو خراجِ تحسین

کوئٹہ (خ ن) ڈائریکٹوریٹ آف کلچر، محکمہ ثقافت و سیاحت حکومتِ بلوچستان کے زیراہتمام اور خانہ فرہنگ اسلامی جمہوریہ ایران، کوئٹہ کے باہمی اشتراک سے آج میر نوری نصیر خان ثقافتی کمپلیکس میں دوسرا آل بلوچستان اقبال شناسی سیشن و سیمینار منعقد ہوا۔ تقریب (باقی صفحہ 3 نمبر7)



اسلام آباد: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم سے خطاب کر رہے ہیں

بیرسٹر گوہر کی شاہ محمود قریشی سے ملاقات، خیریت دریافت کی

بیرسٹر گوہر نے شاہ محمود قریشی کو بانی پی ٹی آئی کی بہنوں کی رہائی سے متعلق پیش رفت سے آگاہ کیا

لاہور (جی این ایم) پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان نے لاہور میں پارٹی کے وائس چیئرمین شاہ محمود قریشی سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی (باقی صفحہ 3 نمبر8)

حکومت اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ کیلئے پرعزم ہے، اورنگزیب

پہلی بار سکوک اجرا کا 10 کھرب کا سنگ میل عبور ہوا اسلامی بینکاری اور سکوک مارکیٹ مستحکم ہو رہی ہے، شرعی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے پرعزم ہیں

مالیاتی شعبے کے لیے ریگولیٹرز کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، وزیر خزانہ کا 10 کھرب روپے کے ڈومیسٹک ساورن سکوک اجرا کی تقریب سے خطاب

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ پہلی بار سکوک اجرا کا 10 کھرب روپے کا سنگ میل عبور ہوا، حکومت اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ کیلئے پرعزم ہے۔ محمد اورنگزیب نے اسلام آباد میں 10 کھرب روپے کے ڈومیسٹک ساورن سکوک (باقی صفحہ 3 نمبر5)

آبنائے ہرمز جنگ سے پہلے والی حیثیت میں واپس نہیں آئے گی، باقر قالیباف

تنازعہ کے خاتمے کیلئے قطر کے ذریعے امریکا کو 7 نکاتی امن منصوبہ پیش کیا ہے، اسپیکر ایرانی پارلیمنٹ

تہران (جی این ایم) ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز جنگ سے پہلے والی حیثیت میں واپس نہیں آئے گی قطری ٹی وی کو انٹرویو میں باقر قالیباف نے کہا کہ امریکی حکام نے ماسکو کے دورے کے دوران روسی صدر پوتن سے ایران اور امریکا کے (باقی صفحہ 3 نمبر6)



انطالیہ، وزیراعظم محمد شہباز شریف COP31 کے لیڈرز سمٹ سے خطاب کر رہے ہیں

نئے صوبوں پر ریفرنڈم کرالیں عوام نہیں چاہتے تو نہ بنائیں محسن نقوی

میں کہتا ہوں نظام کوری سیٹ ہونا چاہئے، میں اتنی سختی کرتا ہوں پھر بھی میری منسٹری میں کرپشن ہو رہی ہے، سی ڈی اے میں کرپشن ہے؛ وزیر داخلہ کی پریس کانفرنس

لاہور (جی این ایم) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے اعتراف کیا ہے کہ پاکستان میں کرپشن موجود ہے اور خود ان کی اپنی وزارت سمیت سی ڈی اے میں بھی بدعنوانی ہو رہی ہے، اب سارے کا سارا نظام ٹھیک ہونے والا ہے۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی یعنی این سی سی آئی اے کے دفتر کے دورے کے موقع پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے سسٹم ری سیٹ، نئے صوبوں کے قیام کے لیے عوامی ریفرنڈم، پاکستان تحریک انصاف سے متعلق قیاس آرائیوں اور اسلام آباد میں زمینوں پر قبضوں کے خلاف جاری نوٹسز پر تفصیلی اظہارِ خیال کیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محسن نقوی نیکہا کہ ملک میں کرپشن موجود ہے اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے وہ غلط کہتا ہے، انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ ذاتی طور پر بہت سختی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی وزارت اور کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی یعنی سی ڈی اے میں کرپشن ہو رہی ہے، بلاول بھٹو زرداری نے سیاست کو ری سیٹ کرنے کی بات کی ہے، میں کہتا ہوں کہ پورے نظام کو ری سیٹ (باقی صفحہ 3 نمبر9)

پاکستان اپنی معاشی ترقی کے اہم مرحلے پر کھڑا ہے، اسحاق ڈار

معدنیات کو خام شکل میں برآمد کرنا مقصد نہیں، پوری معدنی ویلیو چین کو ترقی دینا ہے، معدنی شعبے میں دیرپا شراکت داری کے عزم پر عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد قابل تحسین

وزیراعظم کی قیادت میں معدنی شعبے کو فروغ دیا جا رہا ہے، فیلڈ مارشل قومی سرمائے کے فروغ میں سہولیات فراہم کر رہے ہیں، پاکستان منرلز فورم سے خطاب

اسلام آباد (جی این ایم) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ پاکستان اپنی معاشی ترقی کے اہم مرحلے پر کھڑا ہے، معدنی شعبے میں دیرپا شراکت داری کے عزم پر عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد قابل تحسین ہے، پاکستان کا مقصد صرف معدنیات نکال کر خام شکل میں بر (باقی صفحہ 3 نمبر33)

جے ڈی وینس کا جنگ کے خاتمے کیلئے ایران سے براہِ راست ملاقات پر غور

واشنگٹن (جی این ایم) ایران جنگ کے خاتمے کیلئے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس ایرانی رہنما کے ساتھ براہِ راست ملاقات (باقی صفحہ 3 نمبر32)



اسلام آباد: چیف جسٹس آف پاکستان یحییٰ آفریدی سپریم کورٹ آف پاکستان میں بار رہنما خواتین کے ساتھ ایوارڈ فائنلسٹ کے حوالے سے منعقدہ ٹی میٹنگ میں شریک ہیں

پی ٹی آئی نے گورنر راج اور ایمرجنسی کیخلاف وفاقی آئینی عدالت سے رجوع کر لیا

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے گورنر راج اور ایمرجنسی کے خلاف وفاقی آئینی عدالت سے رجوع کر لیا۔ چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے (باقی صفحہ 3 نمبر31)

ضلعی انتظامیہ کی غیر قانونی کرش پلانٹ کے خلاف کارروائی، پلانٹ سیل اور 10 افراد گرفتار

سب ڈویژن میں غیر قانونی صنعتی سرگرمیوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی: اسسٹنٹ کمشنر صدر

کوئٹہ (خ ن) ضلعی انتظامیہ کا چشمہ کے علاقے میں غیر قانونی کرش پلانٹ کے خلاف آپریشن، پلانٹ سیل، 10 افراد گرفتار تفصیلات کے مطابق ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کے ہدایات پر اسسٹنٹ کمشنر صدر کوئٹہ محمد یوسف ہاشمی نے چشمہ کے علاقے میں غیر قانونی طور پر کام کرنے والے کرش پلانٹ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پلانٹ کو سیل کر دیا، جبکہ موقع پر موجود عملے (باقی صفحہ 3 نمبر30)

صوابی میں شرپسندوں کی فائرنگ سے چوکی انچارج سمیت 2 اہلکار شہید

نعشوں اور زخمی پولیس اہلکار کو باچا خان میڈیکل کمپلیکس منتقل کر دیا گیا

صوابی (جی این ایم) صوابی میں نامعلوم شرپسندوں کی پولیس پر فائرنگ سے چوکی انچارج سمیت 2 اہلکار شہید ہوگئے۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) صوابی وقاص رفیق کے مطابق گزشتہ رات پولیس چوکی منصوری کے حدود میں نامعلوم شرپسندوں کی جانب سے پولیس پر فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں چوکی انچارج ولید خان سمیت 2 اہلکار شہید جبکہ ایک زخمی ہوگیا۔ ڈی پی او کا کہنا ہے کہ نعشوں اور زخمی پولیس اہلکار کو باچا خان میڈیکل کمپلیکس منتقل کر دیا گیا، پولیس نے علاقے (باقی صفحہ 3 نمبر29)



کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل اقبال شناسی کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

آبادی میں تیزی سے اضافہ قومی ایمرجنسی کی صورت اختیار کر چکا، احسن اقبال

این ایف سی ایوارڈ کو ترقی کے اشاریوں سے منسلک کرنے کی ضرورت ہے، آبادی پر قابو پانا ملکی معاشی سلامتی، ترقیاتی اہداف کے حصول اور نئی نسلوں کے بہتر مستقبل کیلئے ناگزیر ہے

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مشترکہ حکمت عملی اور اجتماعی کوششیں اپنانا ہوں گی، وفاقی وزیر کا نیشنل پاپولیشن کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس سے خطاب

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی احسن اقبال نے کہا ہے کہ ملک میں آبادی میں تیزی سے اضافہ ایک قومی ایمرجنسی کی صورت اختیار کر چکا ہے، اس خطرناک رجحان کو ہر صورت روکنا ہوگا۔ وفاقی وزیر احسن اقبال نے نیشنل پاپولیشن کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد آبادی میں اضافے کی شرح کم ہو کر 2.4 فیصد تک آ گئی تھی، تاہم 2023 کی مردم شماری (باقی صفحہ 3 نمبر11)

الیکشن کمیشن نے 160 رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں کی فہرست جاری کر دی

تحریک انصاف سنی تحریک پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی تحریک لبیک اور ایم کیو ایم کے پارٹی سربراہان کے نام ہٹا دیئے گئے

اسلام آباد (جی این ایم) الیکشن کمیشن نے رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں کی تازہ فہرست جاری کر دی 160 سیاسی جماعتیں الیکشن کمیشن میں رجسٹرڈ ہیں جبکہ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے سربراہ کا نام ہٹا دیا گیا ہے ایم کیو ایم پاکستان کو پارٹی الیکشن کرانے کے لیے اکتوبر تک مہلت (باقی صفحہ 3 نمبر10)

وفاقی وزیر قومی غذائی تحفظ کی ازبکستان کے نائب وزیر زراعت سے ملاقات

ملاقات میں زرعی شعبے میں تعاون کو وسعت دینے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا

انطالیہ (جی این ایم) پاکستان اور ازبکستان نے زرعی شعبے میں تحقیق، بیجوں کی تیاری، باغبانی اور لائیوسٹاک کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو وسعت دینے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا ہے تاکہ جدید ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت رکھنے والے زرعی طریقوں کو فروغ دیا جا سکے۔ وزارت غذائی تحفظ و تحقیق سے جاری بیان کے مطابق 31 ویں عالمی ماحولیاتی (باقی صفحہ 3 نمبر12)

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی زیر صدارت بلوچستان یونیورسٹی میں سہولیات کے حوالے سے اجلاس

جدید آئی ٹی لیب اور ای کامرس سینٹر کے قیام کا کام آخری مراحل میں ہے، افتتاح جلد متوقع

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی زیر صدارت بلوچستان یونیورسٹی میں قائم کی جانے والی جدید آئی ٹی لیب اور ای کامرس سینٹر کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں منصوبے پر جاری پیش رفت، انتظامی امور اور تکمیلی مراحل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ جدید آئی ٹی لیب اور ای کامرس سینٹر کے قیام کا کام آخری مراحل میں ہے، جس کی تکمیل (باقی صفحہ 3 نمبر14)

انٹرا پارٹی انتخابات کرانے پر ایم کیو ایم پاکستان کا پارٹی سربراہ کا عہدہ خالی قرار

اسلام آباد (جی این ایم) الیکشن کمیشن آف پاکستان نے رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں کی نئی فہرست جاری کر دی۔ ایم کیو ایم پاکستان کے سربراہ کا نام حذف کر دیا گیا ہے، انٹرا پارٹی انتخابات نہ کرانے پر پارٹی سربراہ کا عہدہ خالی قرار دیدیا۔ (باقی صفحہ 3 نمبر13)

آبنائے ہرمز میں 2 سپر ٹینکرز میں زوردار دھماکے کے ساتھ آگ لگ گئی

تہران (جی این ایم) آبنائے ہرمز میں گزشتہ رات غیر مجاز راستے سے گزرتے ہوئے 2 سپر ٹینکرز میں زوردار دھماکے کے ساتھ آگ لگ گئی۔ عالمی میڈیا رپورٹس کے مطابق (باقی صفحہ 3 نمبر15)



انطالیہ، وزیراعظم محمد شہباز شریف سے ترکیہ کے صدر رجب طیب اردگان ملاقات کر رہے ہیں

وزیراعظم اور ترک صدر کی ملاقات، مذاکرات کیلئے اقدامات پر بات چیت

دونوں رہنماؤں کی ملاقات آج ترکیہ کے شہر انطالیہ میں کوپ 31 کے سربراہی اجلاس کے موقع پر ہوئی

انطالیہ (جی این ایم) وزیراعظم شہباز شریف کی ترک صدر رجب طیب اردوان سے ملاقات ہوئی جس میں خطے کی سیکیورٹی صورتحال کشیدگی میں کمی اور مذاکرات کے لیے اقدامات پر بات چیت ہوئی۔ تفصیلات کے مطابق وزیراعظم محمد شہباز شریف کی آج انطالیہ میں اقوام متحدہ کے ماحولیاتی تبدیلی کے فریم ورک کنونشن (UNFCCC) کے تحت کوپ 31 کے سربراہی اجلاس کے موقع پر ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان سے دوطرفہ ملاقات ہوئی۔ دونوں (باقی صفحہ 3 نمبر16)

نیویارک میں تین منزلہ قدیم عمارت زمین بوس، 8 افراد ہلاک، 17 زخمی

منہدم ہونے والی عمارت 1930 میں تعمیر کی گئی تھی اور عمارت کے بالکل ساتھ خالی پلاٹ پر کھدائی کا کام جاری تھا

نیویارک (جی این ایم) نیویارک میں 3 منزلہ عمارت گرنے کے بعد امدادی کارکن ملبے تلے دبے افراد کی تلاش میں مصروف ہیں۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق یہ واقعہ بروکلین کے علاقے فلیٹ بش میں پیش آیا تھا جہاں 3 منزلہ عمارت اچانک منہدم ہوگئی جس میں 8 افراد ہلاک اور تین فائر فائٹر سمیت 17 زخمی ہوگئے جبکہ امدادی کارکن ملبے تلے دبے افراد کی تلاش میں مصروف ہیں۔ (باقی صفحہ 3 نمبر17)



انطالیہ، وزیراعظم شہباز شریف سوڈان کی ٹرانزیشنل سورینٹی کونسل کے صدر جنرل عبدالفتاح البرہان سے ملاقات کر رہے ہیں

وفاقی کابینہ میں ردوبدل کا فیصلہ، وزیراعظم کا اہداف حاصل نہ کرنیوالے وزرا کو ہٹانے پر غور

اسلام آباد (جی این ایم) وزیراعظم شہباز شریف نے وفاقی کابینہ میں ردوبدل کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت مقررہ اہداف حاصل نہ کرنے والے وزرا کو کابینہ سے الگ کیے (باقی صفحہ 3 نمبر19)

موسمیاتی تبدیلیوں پر عالمی برادری ترقی پذیر ممالک سے کیے وعدے پورے کرے، وزیراعظم

اسلام آباد (جی این ایم) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ موسمیاتی تبدیلیوں پر عالمی برادری ترقی پذیر ممالک سے کیے (باقی صفحہ 3 نمبر21)

سعودی عرب اور حرمین شریفین کی سرزمین پاکستان کی اولین ترجیح ہے، ترجمان پاک فوج

سعودی عرب کو دفاعی مقاصد کیلئے فوجی اہلکار، عسکری صلاحیتیں، تربیت اور لاجسٹک معاونت فراہم کریں گے

26 اکتوبر کو تہران میں ایران کے ساتھ ملاقات کا مقصد کشیدگی کم کرنے کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا، لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کا انٹرویو

راولپنڈی (جی این ایم) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے کہا ہے کہ پاکستان موجودہ حالات میں سعودی عرب کے دفاع کیلئے تمام ضروری اقدامات کرنے کو تیار ہے، سعودی عرب کی سلامتی اور خودمختاری کا تحفظ پاکستان کی اولین ترجیح ہے۔ عرب اخبار الشرق الاوسط کو انٹرویو میں ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ پاکستان موجودہ حالات میں سعودی عرب کے دفاع کیلئے تمام ضروری اقدامات کرنے کو تیار ہے، سعودی عرب کو دفاعی مقاصد کیلئے فوجی اہلکار، عسکری صلاحیتیں، تربیت اور لاجسٹک معاونت فراہم کریں گے۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے کہا کہ پاکستانی فوجی پہلے ہی سعودی عرب میں مختلف ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں، پاکستانی فوجیوں کی بنیادی ذمہ داریوں میں دفاعی معاونت، فوجی مشقیں اور تربیتی سرگرمیاں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب پر حالیہ حملوں (باقی صفحہ 3 نمبر18)

صحبت پور میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی رقوم میں مبینہ غیر قانونی کٹوتیوں کا انکشاف

فی مستحق خاتون 2 ہزار روپے کٹوتی اور بغیر رسید رقم کی ادائیگی، انتظامیہ اور متعلقہ ادارے خاموش تماشائی بن گئے

صحبت پور (جی این ایم) ضلع صحبت پور بھر میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کی امدادی رقوم کی تقسیم کے عمل میں مبینہ بدعنوانی اور غیر قانونی کٹوتیوں کے باعث مستحق، نادار اور بیوہ خواتین شدید ذہنی اذیت اور مالی نقصان سے دوچار ہو رہی ہیں۔ مقامی ذرائع اور متاثرہ خواتین کی جانب سے سامنے آنے والی تفصیلات کے مطابق ضلعی ہیڈکوارٹر صحبت پور (باقی صفحہ 3 نمبر20)

ناکہ بندیوں میں معاونت اعلانِ جنگ تصور ہوگی، ایران کا یورپ اور ہمسایہ ممالک کو انتباہ

محاصرے میں شامل ہونے والے ممالک کو اس کے سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے، محمد مخبر

تہران (جی این ایم) ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر محمد مخبر نے خطے کے ہمسایہ ممالک اور دیگر بین الاقوامی فریقوں کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے خلاف کسی بھی قسم کی بحری یا معاشی ناکہ بندی میں معاونت کو اعلانِ جنگ تصور کیا جائے گا۔ محمد مخبر نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ایران کے مخالفین کی جانب سے عائد کردہ محاصرے میں شامل ہونے والے (باقی صفحہ 3 نمبر22)



اسلام آباد: پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم کے موقع پر بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال کاکڑ اور دیگر حکام کا گروپ

ڈیرہ بگٹی، دو گروپوں میں تصادم، دو افراد جاں بحق

ڈیرہ بگٹی (جی این ایم) ڈیرہ بگٹی کے علاقے باسکیٹ میں دو گروپوں کے درمیان مسلح تصادم کے نتیجے میں دو افراد جاں بحق ہو گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق فائرنگ کے تبادلے (باقی صفحہ 3 نمبر28)

الیکشن پر کروڑ روپے خرچ کر کے ایک لاکھ بتانا الارمنگ ہے، اسلام آباد ہائیکورٹ

اسلام آباد (جی این ایم) اسلام آباد ہائیکورٹ نے وفاقی دارالحکومت کے بلدیاتی انتخابات رکوانے کی درخواست قابل سماعت (باقی صفحہ 3 نمبر27)

حکومت نے تاحال کسی آئینی ترمیم پر کام شروع نہیں کیا، بیرسٹر عقیل

بانی پی ٹی آئی سے وکلا کی ملاقات ہوگئی، بانی سے ملاقات کا دورانیہ بڑھنے کی وجوہات ابھی معلوم نہیں

نئے صوبوں کے معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث ہونی چاہیے، ریفرنڈم کے ذریعے نئے صوبے نہیں بنائے جا سکتے، وزیر مملکت

اسلام آباد (جی این ایم) وزیر مملکت برائے قانون و انصاف بیرسٹر عقیل ملک نے کہا ہے کہ حکومت نے باضابطہ طور پر کسی ترمیم پر کوئی کام شروع نہیں کیا، اس حوالے سے پہلے اتحادی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا بانی پی ٹی آئی سے ملاقات ان کے وکلا کا مطالبہ تھا، ان سے وکلا کی ملاقات ہوگئی ہے، ملاقات کے بعد 28 ویں آئینی ترمیم کی جو بازگشت چل رہی ہے، اس پر صرف یہی کہوں گا (باقی صفحہ 3 نمبر23)

بانی پی ٹی آئی نے نئے صوبے بنانے کی حمایت کر دی، پارٹی ذرائع

بانی کی بشریٰ اور اپنی بہنوں سمیت تمام خواتین اسیران کی رہائی کے کیلئے فوری طور پر مذاکرات کرنے کی ہدایت

اسلام آباد (جی این ایم) بانی پی ٹی آئی عمران خان نے ملک میں نئے صوبے بنائے جانے کی واضح حمایت کرتے ہوئے موقف اپنایا ہے کہ نئے صوبے بننے چاہئیں اور یہ اقدام ملک کے مفاد میں ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق بانی پی ٹی آئی سے لطیف کھوسہ اور سلمان صفدر کی جیل میں ہونے والی ملاقات کی اندرونی کہانی سامنے آ گئی۔ پارٹی ذرائع کہتا ہے کہ بانی پی ٹی آئی نے بشریٰ بی بی اور اپنی بہنوں سمیت تمام خواتین اسیران کی رہائی کے کیلئے فوری طور پر مذاکرات کرنے کی ہدایت

مولانا فضل الرحمان کے صاحبزادے کے مالیاتی امور انتہائی مشکوک اور مبہم، سنگین سوالات اٹھ گئے

اسعد محمود کے فارم بی اور انکم ٹیکس ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں مبینہ مالیاتی تضادات کا انبار لگ گیا، رپورٹ

پشاور (جی این ایم) جمعیت علمائے اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کے بیٹے اسعد محمود کے مالیاتی امور انتہائی مشکوک اور مبہم، سنگین سوالات اٹھ گئے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق اسعد محمود کے فارم بی اور انکم ٹیکس ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں مبینہ مالیاتی تضادات کا انبار لگ گیا جب کہ اسعد محمود کے گوشواروں میں موجود اندراج، ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں موجود کوائف متضاد ہیں۔ فارم بی میں پیشہ تدریس، مگر 2021ء سے 2023ء تک 30 سے 36 لاکھ روپے سالانہ تنخواہ ظاہر کی (باقی صفحہ 3 نمبر26)

قوم کیلئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے جوان حقیقی ہیرو ہیں، عبدالعلیم

شہدا نے اپنے لہو سے ثابت کیا کہ پاکستان کے امن پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، وفاقی وزیر و صدر استحکام پاکستان پارٹی

شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، قوم دہشت گردی کے خلاف متحد ہے، کوہاٹ میں پولیس اہلکاروں کی شہادت پر افسوس کا اظہار

کوہاٹ (جی این ایم) صدر استحکام پاکستان پارٹی اور وفاقی وزیر عبدالعلیم خان نے کوہاٹ میں دہشت گردی کے واقعے میں پولیس اہلکاروں کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا۔ عبدالعلیم خان نے ایکس پر اپنے پیغام میں خیبر پختونخوا پولیس کے شہدا کی جرات، بہادری اور فرض شناسی کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ وطن کے امن و سلامتی کیلئے جانوں کا نذرانہ دینے والے پولیس اہلکار قوم کے حقیقی ہیرو ہیں۔ شہدا نے اپنے (باقی صفحہ 3 نمبر25)

The Daily ★★ ZEBA-E-PAKISTAN ★★★

روزنامہ زیبائے پاکستان کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر RIO/27/353

ڈپٹی ایڈیٹر: محمد عرفان

قیمت 15 روپے

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران

چیف ایڈیٹر و پبلشر اسرار محمد کھیتران نے الکریم پرنٹنگ پریس پٹیل باغ نزد چلڈرن ہسپتال کواری روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ زیبائے پاکستان آفس نمبر 303 تیسری منزل یونیورسل کمپلیکس، ایم اے جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔

رابطہ نمبر 03136823946/03327865820

dailyzebaepakistan.pk@gmail.com

dailyzebaepakistanquetta@gmail.com

''مودی ڈاکٹرائن'' کا عالمی زوال

امریکی عدالت نے سِکھ رہنما گُرپتونت سنگھ پنّوں کے قتل کی سازش کے مقدمے میں بھارتی حکومت اور اُس کے اعلیٰ عہدیداروں کو باضابطہ نوٹس جاری کرتے ہوئے 8 دسمبر تک جواب جمع کرانے کی ہدایت کی ہے۔ نوٹس بھارتی قومی سلامتی کے مشیر اجیت دوول، سابق ''را چیف'' سمنت گوئل، ایجنسی کے افسروں وِکرم یادو اور نِکھل گپتا کو بھی جاری کیے گئے ہیں۔ عدالتی سمن 9 اکتوبر کو واشنگٹن میں بھارتی سفارت خانے کو موصول کرائے گئے۔ عدالت نے خبردار کیا ہے کہ مقررہ مدت میں جواب جمع نہ کرانے کی صورت میں یکطرفہ فیصلہ سنایا جا سکتا ہے۔ وکیل استغاثہ کے مطابق بھارتی عہدیدار وِکاس یادو نے نِکھل گپتا کو پنّوں کے قتل کا ٹاسک دیا تھا اور اِس مقصد کے لئے ایک لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی منظوری بھی دی تھی۔ گرفتار بھارتی شہری نِکھل گپتا کو 20 نومبر کو سزا سنائی جائے گی۔ بھارتی حکومت اور اُس کے اعلیٰ عہدیداروں کو امریکی عدالت کی طرف سے باضابطہ نوٹس جاری ہونا ایک غیر معمولی اور حساس قانونی پیشرفت ہے۔ معاملے کی نوعیت اِس لئے بھی غیر معمولی ہے کہ مدعا علیہان میں بھارتی قومی سلامتی کے مشیر اجیت دوول اور سابق ''را'' چیف سمنت گوئل جیسی بااثر شخصیات شامل ہیں۔ نِکھل گپتا کے خلاف شواہد اور عدالتی کارروائی نے معاملے کو محض سیاسی بیان بازی سے نکال کر ایک سنجیدہ قانونی مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ یہ پیشرفت کسی ایک واقعے تک محدود نہیں بلکہ غیر ملکی سرزمین پر سِکھ رہنماؤں کو نشانہ بنانے کے الزامات کے وسیع تر تناظر کا حصہ ہے۔ اِس سے قبل کینیڈا کے سابق وزیراعظم جسٹن ٹروڈو نے پارلیمنٹ میں سِکھ رہنما ہردیپ سنگھ نجّر کے قتل اور کینیڈین سرزمین پر سِکھ برادری کے خلاف پُرتشدد کارروائیوں میں بھارتی ایجنسیوں کے مبینہ ملوث ہونے کے شواہد سامنے رکھے تھے۔ کینیڈا نے تحقیقات کے دوران بھارتی ہائی کمشنر سمیت متعدد سفارت کاروں اور ''را'' کے افسروں کو ملک بدر کیا جبکہ بھارت اُن کا سفارتی استثنیٰ ختم کرنے اور تفتیش کے لئے پیش کرنے سے انکاری تھا۔ اِس تنازعے نے دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات کو شدید متاثر کیا۔ برطانیہ میں سِکھ کارکن اوتار سنگھ کھنڈا جون 2023ء میں برمنگھم کے ایک ہسپتال میں داخل ہونے کے چار روز بعد انتقال کر گئے تھے۔ مارچ 2023ء میں لندن میں بھارتی ہائی کمیشن کے باہر احتجاج کے بعد وہ بھارتی حکام اور میڈیا کی توجہ کا مرکز بنے تھے۔ اُن کے اہلِ خانہ اور سِکھ تنظیموں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ صحت مند تھے اور اُنہیں بھارتی ایجنسیوں نے زہر دیا۔ دوسری جانب اٹلی کے شہر میلان کی ایک فوجداری عدالت میں رواں سال مئی میں اجیت دوول کے خلاف سِکھ رہنماؤں کے قتل کی بین الاقوامی سازشوں سے متعلق الزامات کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا۔ سِکھ رہنماؤں کا مؤقف تھا کہ دوول مختلف مغربی ممالک میں مقیم سِکھ کارکنوں کے ماورائے عدالت قتل اور اُن کے خلاف دہشت گردی کے نیٹ ورک کی نگرانی کرتے رہے ہیں۔ اجیت دوول نے اکتوبر 2020ء میں ایک آشرم میں روحانی رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: ''یہ ضروری نہیں کہ ہم صرف وہیں لڑیں جہاں آپ چاہتے ہیں۔ بھارت لڑائی کو وہاں لے جائے گا جہاں سے خطرہ جنم لیتا ہے، ہم یقیناً لڑیں گے، اپنی سرزمین پر بھی اور غیر ملکی سرزمین پر بھی۔'' بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سمیت دیگر اعلیٰ حکام بھی متعدد مواقع پر ایسے بیانات دے چکے ہیں کہ بھارت کے خلاف کارروائی کرنے والے عناصر سرحد پار فرار ہو جائیں تب بھی اُنہیں ختم کرنے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

اخبارات میں انصاف کا سوال - 80 سینٹی میٹر سے 108 سینٹی میٹر تک کا سفر



تحریر: نادیہ علی بلوچ

بخدمت جناب پرنسپل انفارمیشن آفیسر،
ایگزیکٹو جنرل آفیسر، پی آئی ڈی
محترمہ رئیسہ عادل صاحبہ
اسلام آباد

محترمہ،

آج کا یہ کالم کسی شخصیت کے خلاف نہیں، کسی ادارے کی مخالفت میں نہیں، بلکہ پاکستان کے اخبارات، صحافت اور عوامی حق معلومات کے تحفظ کے لیے ایک خاموش مگر پُرزور درخواست ہے۔ یہ درخواست ان تمام چھوٹے اور درمیانے اخبارات کی طرف سے ہے جو صبح سویرے اپنے دفتر کا دروازہ کھولتے ہیں، جن کے رپورٹرز دھوپ، بارش، سردی، گرمی، خطرات اور مشکلات کے باوجود خبر لے کر آتے ہیں، اور جن کے ایڈیٹرز رات دیر تک اس فکر میں جاگتے ہیں کہ صبح کا اخبار وقت پر چھپے اور سچ عوام تک پہنچے۔ صحافت کو جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک جملہ نہیں، یہ ایک حقیقت ہے۔ جب پارلیمنٹ قانون بناتی ہے، عدلیہ انصاف دیتی ہے، انتظامیہ نظام چلاتی ہے، تو اخبار اس تمام عمل پر نظر رکھتا ہے۔ اخبار ہی عوام کی آواز کو ایوانوں تک پہنچاتا ہے اور حکومت کے فیصلوں کو عوام تک۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اس چوتھے ستون کو ہی کمزور کر دیا جائے، اگر اس کی معاشی بنیاد ہی ہلا دی جائے، تو پھر یہ ستون کھڑا کیسے رہے گا؟ آج ہم اسی بنیادی سوال پر بات کریں گے۔ انفارمیشن کی کمپینز، گورنمنٹ اشتہارات، جو کہ پی آئی ڈی کے ذریعے اخبارات کو دیے جاتے ہیں، ان میں 80 سینٹی میٹر کا جو سائز مقرر کیا گیا ہے، وہ دراصل چھوٹے اخبارات کے لیے انصاف کے دروازے بند کرنے کے مترادف ہے۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ اس 80 سینٹی میٹر کی حد کو ختم کر کے کم سے کم 108 سینٹی میٹر کا سائز مقرر کیا جائے تا کہ تمام اخبارات کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ آپ خود ایک تجربہ کار، باشعور اور صحافت کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ اخبار چلانا کتنا مشکل کام بن گیا ہے۔ کاغذ کی قیمت آسمان کو چھو رہی ہے۔ پرنٹنگ کا خرچہ، بجلی کا بل، دفتر کا کرایہ، رپورٹرز اور اسٹاف کی تنخواہیں، ان سب نے اخبارات کی کمر توڑ دی ہے۔ بڑے اخبارات کے پاس تو پھر بھی کارپوریٹ اشتہارات، پرائیویٹ سیکٹر کے اشتہارات اور دوسرے ذرائع ہیں۔ لیکن چھوٹے اور درمیانے اخبارات کا دارومدار اکثر گورنمنٹ اشتہارات پر ہوتا ہے۔ ان کے لیے پی آئی ڈی کا اشتہار صرف اشتہار نہیں، ان کے اسٹاف کی روزی ہے، ان کے دفتر کا چراغ ہے، ان کے اخبار کا وجود ہے۔ جب کمپین کا سائز 80 سینٹی میٹر رکھا جاتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس اشتہار کی قیمت اتنی کم ہو جاتی ہے کہ وہ اخبار کے ایک دن کے خرچ کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔ 80 سینٹی میٹر کا اشتہار ایک چھوٹے سے کونے میں لگتا ہے، نظر بھی مشکل سے آتا ہے، اور اس کا معاشی فائدہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اس سے نہ تو حکومت کا پیغام صحیح طریقے سے عوام تک پہنچتا ہے، نہ اخبار کو فائدہ ہوتا ہے۔ یعنی یہ پالیسی دونوں طرف سے نقصان دہ ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ اس کا پیغام ہر شہری تک پہنچے، لیکن چھوٹا سائز اس پیغام کو غیر مؤثر بنا دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر سائز 108 سینٹی میٹر کر دیا جائے تو اس کے کئی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ پہلا فائدہ یہ کہ اخبارات کو مناسب معاشی مدد ملے گی۔ وہ اپنے رپورٹرز کو وقت پر تنخواہ دے سکیں گے، اپنے دفاتر کو بہتر بنا سکیں گے، اور اپنی پرنٹنگ کو معیاری رکھ سکیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ حکومت کا پیغام واضح، نمایاں اور پڑھنے کے قابل ہوگا۔ عوام اس کو دیکھ کر سمجھ سکے گی کہ حکومت کیا کہنا چاہتی ہے۔ تیسرا فائدہ یہ کہ اس سے اخبارات کے درمیان انصاف قائم ہوگا۔ بڑے اور چھوٹے اخبارات کا فرق کم ہوگا، اور ہر اخبار کو اپنی محنت کے مطابق حصہ ملے گا۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکومت کے پاس بجٹ کم ہے، اس لیے سائز چھوٹا رکھا گیا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہو سکتی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بجٹ بچانے کے لیے صحافت کو قربان کرنا درست ہے؟ اگر اخبارات ہی بند ہو گئے، اگر رپورٹرز ہی بے روزگار ہو گئے، تو پھر حکومت کا پیغام پہنچائے گا کون؟ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کا طوفان ہے۔ ہر شخص اپنا چینل، اپنا پیج بنا کر جو چاہے کہہ رہا ہے۔ ایسے میں مستند اخبار کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ اگر ہم نے مستند صحافت کو بچانا ہے تو ہمیں اس کی معاشی حمایت کرنی ہوگی۔ محترمہ رئیسہ عادل صاحبہ، آپ سے یہ درخواست اس لیے کی جا رہی ہے کہ آپ اس عہدے پر صرف ایک آفیسر نہیں، ایک صحافت دوست رہنما کے طور پر دیکھی جاتی ہیں۔ آپ سے امید ہے کہ آپ اس مسئلے کو صرف فائل کا ایک حصہ نہیں سمجھیں گی، بلکہ اس کو صحافت کے مستقبل کا سوال سمجھ کر دیکھیں گی۔ آپ کے ایک فیصلے سے سینکڑوں اخبارات کا مستقبل بدل سکتا ہے۔ آپ کے ایک دستخط سے سینکڑوں خاندانوں کا چولہا جل سکتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر اخبار کو بلاتفریق برابر دیا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو معیار ہے، جو اے بی سی کا سرٹیفکیٹ ہے، جو ریگولر اشاعت ہے، جو پروفیشنل صحافت کے اصولوں پر پورا اترتا ہے، اس کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ 108 سینٹی میٹر کا سائز ایک مناسب، منصفانہ اور قابل عمل تجویز ہے۔ یہ نہ تو اتنا بڑا ہے کہ بجٹ پر بوجھ بن جائے، اور نہ اتنا چھوٹا ہے کہ اخبار کے کسی کام کا نہ رہے۔ یہ درمیانہ راستہ ہے، اور جمہوریت میں ہمیشہ درمیانہ راستہ ہی بہترین ہوتا ہے۔ اس کالم کے ذریعے ہم تمام صحافتی تنظیموں، اے پی این ایس، سی پی این ای، پی ایف یو جے اور دوسری تنظیموں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے پر یکجا آواز بلند کریں۔ یہ کسی ایک اخبار کا مسئلہ نہیں، یہ پوری صحافی برادری کا مسئلہ ہے۔ آج اگر ہم خاموش رہے تو کل 80 سینٹی میٹر سے 50 سینٹی میٹر ہو جائے گا، پھر 30 سینٹی میٹر، پھر اخبارات صرف تاریخ کی کتابوں میں رہ جائیں گے۔ اس لیے وقت ہے کہ ہم ادب، تہذیب اور قانون کے دائرے میں رہ کر اپنا حق مانگیں۔ آخر میں، ایک بار پھر آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ انفارمیشن کی تمام کمپینز میں 80 سینٹی میٹر کے سائز کو ختم کر کے کم سے کم 108 سینٹی میٹر کا سائز مقرر کیا جائے۔ اس فیصلے سے حکومت اور اخبارات کے درمیان اعتماد مضبوط ہوگا، صحافت کو تقویت ملے گی، اور عوام تک صحیح معلومات پہنچنے کا عمل بہتر ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس درخواست پر ہمدردانہ غور فرمائیں گی اور صحافت کے اس جائز مطالبے کو پورا کر کے تاریخ میں اپنا نام روشن کریں گی۔ اخبارات آپ کے اس فیصلے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

آپ کی توجہ کی منتظر،

پاکستان کی صحافی برادری کی طرف سے

☆☆☆☆

خوشحالی کے سفر کا تعین

ازقلم/// غلام رسول بلوچ

ملک وقوم کو متحد ہو کر خوشحالی کے سفر کے تعین میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ بلاشبہ پاکستان اس وقت اندرونی طور پر مشکلات اور مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ ان مسائل میں دہشت گردی سر فہرست ہے جس کی لپیٹ میں صوبہ بلوچستان اور کے پی کے ہیں۔ دہشت گردی کے ناسور کے خلاف افواج پاکستان اور دیگر سیکورٹی فورسز قوم کے تعاون سے نبرد آزما ہیں۔ جس میں ان کی قربانیاں اور شہادتیں قابل تحسین ہیں۔ پاکستانی قوم کو ملکی داخلی استحکام کے لیے اپنے اندر اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے قومی سلامتی کے اداروں کے ساتھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ ملک میں سیاسی استحکام کے لیے سیاسی جماعتوں کو انتشار اور فساد کی سیاست سے گریز کی ضرورت ہے جب سیاسی استحکام ہو گا تو معاشی استحکام بھی ہوگا اور ملک میں خوشحالی آ یئے گی۔ گو کہ ملک اور قوم مشکل حالات کا سامنا کرتے رہے ہیں لیکن ان مشکل حالات سے نجات کے لیے ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی قومی پہچان کو برقرار رکھیں اور حالات کا مقابلہ بحیثیت قوم کریں۔ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین وسائل سے نوازا ہے اور جغرافیائی اہمیت کے لحاظ سے بھی ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اپنے ملک اور اپنے قومی اداروں کی قدر کریں۔ اگر ملک سلامت ہوگا تو خوشحالی کے دروازے کھلیں گے۔ بیرونی فنڈڈ دہشت گردی اور جھوٹے بیانیوں اور پروپیگنڈوں سے قوم کو اپنے آپ کو بچانا ہو گا۔ بھارتی سازشوں اور دہشت گردی کے خلاف قوم کو متحد ہو کر اپنے درست راستوں کے انتخاب کا تعین کرنا ہوگا۔ داخلی استحکام ملک کی ضرورت ہے۔ ملک کو اندرونی خلفشار سے بچانے کے لیے قوم کا متحد ہونا ضروری ہے۔ امن وامان کے قیام سے ملک میں خوشحالی آ یئے گی۔ بیرونی سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہونگے، کھیلوں کے میدان آباد ہونگے اور سیاحت کو فروغ ملے گا۔ ملک کے قومی سلامتی کے ادارے دن رات پاکستان کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں قوم کو اپنے اداروں کا بھرپور ساتھ دینا ہوگا۔ ہم سب کا ملک پاکستان اس وقت خطے میں کشیدگی اور اندرونی نامساعد حالات کی وجہ سے مشکل دور کا سامنا کر رہا ہے ان نامساعد حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ قوم اور ملک اسی وقت خوشحال اور ترقی کر سکتے ہیں جب قوم اپنی قومی شناخت کے ساتھ اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرے۔ ملی وحدت اور قومی اتفاق رائے پاکستانی قوم کا خاصہ ہونا چاہیے۔ پاکستان احتجاجی، گروہی، لشکر، ہجوم کی سیاست کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور لسانیت، مذہبی فرقہ واریت صوبائی عصبیت علاقائیت اور قومیت کی بنیاد پر تقسیم اور تعصب بھی اس ملک کے لیے نقصان دہ ہے۔ اپنے ملک سے محبت کیجیے۔ اپنی قومی شناخت سے محبت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کا حامی و ناصر ہو آمین

ملک وقوم کو متحد ہو کر خوشحالی کے سفر کے تعین میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ بلاشبہ پاکستان اس وقت اندرونی طور پر مشکلات اور مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ ان مسائل میں دہشت گردی سر فہرست ہے جس کی لپیٹ میں صوبہ بلوچستان اور کے پی کے ہیں۔ دہشت گردی کے ناسور کے خلاف افواج پاکستان اور دیگر سیکورٹی فورسز قوم کے تعاون سے نبرد آزما ہیں۔ جس میں ان کی قربانیاں اور شہادتیں قابل تحسین ہیں۔ پاکستانی قوم کو ملکی داخلی استحکام کے لیے اپنے اندر اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے قومی سلامتی کے اداروں کے ساتھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ ملک میں سیاسی استحکام کے لیے سیاسی جماعتوں کو انتشار اور فساد کی سیاست سے گریز کی ضرورت ہے۔

بیوروکریسی فیصلے کیوں کرے؟

محسن گوار یہ

پاکستان میں بیوروکریسی نے احتساب کے نام پر خوف کا وہ دور دیکھا ہے جسے شاید آسانی سے بھلایا نہیں جا سکتا، یہ وہ وقت تھا جب نیب کا نام ہی کسی افسر یا سرکاری عہدیدار کیلئے کافی تھا کہ اس کی راتوں کی نیند اڑ جائے، تحقیقات بعد میں، گرفتاری پہلے ہو جاتی، نتیجہ کیا نکلا؟ ملک میں فیصلے رُک گئے، سرکاری فائلیں ٹھپ ہو گئیں، افسر دستخط کرنے سے خوفزدہ اور بیوروکریسی کا ایک بڑا حصہ اس فلسفے پر چل پڑا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے بہتر ہے فیصلہ ہی نہ کیا جائے، یہی وہ بیماری تھی جس نے پاکستان کی انتظامی مشینری اور نظام کو اندر سے کھوکھلا کر دیا، موجودہ وفاقی وزیر احد چیمہ ہوں یا سابق وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری فواد حسن فواد، ان کے خلاف طویل تحقیقات، گرفتاریوں اور برسوں پر محیط قانونی عمل کے بعد نتیجہ بے گناہی کی صورت نکلا، مگر تاثر پیدا ہوا کہ احتساب کا عمل بعض اوقات کرپشن کے خاتمے سے زیادہ خوف پیدا کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے اور جب خوف ریاستی نظام پر غالب آ جائے تو کرپشن ختم نہیں ہوتی، فیصلہ سازی ختم ہو جاتی ہے، خدا خدا کر کے پاکستان ایک ایسے مرحلے پر پہنچا جہاں یہ بات سمجھ میں آئی کہ احتساب اور انتقام، قانون اور ہراسمنٹ، تحقیق اور تذلیل کے درمیان فرق ہونا چاہئے، نیب کے اختیارات، طریقہ کار اور گرفتاریوں کے حوالے سے شدید بحث ہوئی، قانونی تبدیلیاں آئیں اور کم از کم یہ احساس پیدا ہوا کہ کسی شخص کو محض الزام کی بنیاد پر عوامی طور پر مجرم بنا دینا انصاف نہیں۔ پنجاب میں اب ہم دوبارہ اسی راستے پر چل پڑے ہیں؟ فرق صرف اتنا ہے کہ اس مرتبہ نام نیب کا نہیں اینٹی کرپشن کا ہے، کرپشن کے خلاف کارروائی کون نہیں چاہتا؟ ہر شہری چاہتا ہے کہ رشوت لینے والا پکڑا جائے، قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے کا احتساب ہو، زمینوں پر قبضہ کرنے والا سزا پائے، جعلی بل بنانے والے، سرکاری فنڈز کھانے والے اور اپنے اختیارات کو ذاتی دولت بنانے کے لئے استعمال کرنے والے قانون کے شکنجے میں آئیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کرپشن کے خاتمے کے لئے کسی کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ جسے چاہے اٹھا لے، جسے چاہے سرِعام رسوا کرے، جس کے خلاف چاہے کارروائی شروع کر دے اور بعد میں اگر معاملہ غلط ثابت ہو تو اس کی عزت، کیریئر اور زندگی کا نقصان کون پورا کرے گا؟ یہ سوال پنجاب حکومت کو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔ حالیہ دنوں میں بعض کارروائیوں اور سرکاری افسروں کے خلاف اختیار کیے گئے طریقہ کار نے انتظامی حلقوں میں تشویش پیدا کر دی ہے، خانیوال کی سابق خاتون ڈپٹی کمشنر، ملیحہ رشید کے حوالے سے سامنے آنے والے واقعہ نے بیوروکریسی میں ایک واضح پیغام پہنچایا ہے کہ کام کرنے والے افسر کا کوئی محافظ نہیں، ایسے افسروں کے خلاف کوئی غلط شکایت بھی کارروائی بنا دی جائے، وضاحت دینے کا موقع بعد میں ملے اور سزا کا ماحول پہلے پیدا کر دیا جائے تو پھر کون افسر کام کرے گا؟ یہاں ایک بنیادی بات سمجھنے کی ضرورت ہے، بیوروکریسی فرشتوں کا ادارہ نہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہی بیوروکریسی حکومت کے ہر منصوبے کو زمین پر نافذ کرتی ہے، وزیر اعلیٰ منصوبے کا اعلان کر سکتی ہیں، کابینہ منظوری دے سکتی ہے، سیاسی قیادت پالیسی بنا سکتی ہے، مگر سڑک کون بنائے گا؟ ہسپتال کون چلائے گا؟ سکولوں کا نظام کون سنبھالے گا؟ ترقیاتی منصوبوں کے ٹینڈر، فنڈز، زمین، تعمیرات، انتظامی منظوری اور روزانہ کی نگرانی کون کرے گا؟ جواب ہے، وہی سرکاری انتظامی مشینری جسے آج خوفزدہ کیا جا رہا ہے، پنجاب میں اس وقت سینکڑوں منصوبے چل رہے ہیں، حکومت بڑے بڑے ترقیاتی پروگراموں، انفراسٹرکچر، صحت، تعلیم، شہری سہولتوں اور مختلف اصلاحاتی منصوبوں کے دعوے کر رہی ہے، لیکن ایک خوفزدہ افسر سب سے خطرناک ہوتا ہے، وہ غلط کام نہیں کرے گا مگر درست کام کرنے سے بھی ڈرے گا، وہ فائل پر فیصلہ نہیں کرے گا بلکہ فائل کو دس محکموں میں گھمائے گا، وہ ہر معاملے میں قانونی رائے مانگے گا، ہر منظوری کے لئے کمیٹی بنے گی، ہر کمیٹی مزید وضاحت مانگے گی اور یوں پنجاب کا پہلے ہی سست دفتری نظام مزید سست ہو جائے گا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں وزیر اعلیٰ پنجاب کو اپنے گرد موجود لوگوں سے ایک بنیادی سوال پوچھنا چاہئے، کیا آپ کرپشن ختم کر رہے ہیں یا انتظامیہ کو کام کرنے سے روک رہے ہیں؟ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، کرپشن کے خلاف کارروائی ضرور ہونی چاہئے، مگر کارروائی قانون کے مطابق ہونی چاہئے، انکوائری ہونی چاہئے، مگر عزت اچھالنے کی قیمت پر نہیں، گرفتاری ہونی چاہئے، مگر صرف اس وقت جب واقعی قانونی ضرورت ہو، اختیارات ہونا چاہئیں، مگر ان اختیارات پر نگرانی بھی ہونی چاہیے، کسی افسر کے خلاف شکایت آئے تو اس کی تحقیقات ہوں، اسے جواب دینے کا موقع ملے، ثبوت جمع کیے جائیں، قانونی مراحل مکمل ہوں، مگر یہ کیا طریقہ ہے کہ پہلے ایک انسان کو مجرم بنا دیا جائے اور پھر اس سے کہا جائے کہ اب ثابت کرو کہ تم بے گناہ ہو؟ یہ انصاف نہیں، یہ خوف کی حکمرانی ہے اور پاکستان کو خوف کی حکمرانی کا تلخ تجربہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔ پنجاب کے چیف سیکرٹری زاہد زمان کا کردار یہاں انتہائی اہم ہو جاتا ہے، چیف سیکرٹری صرف وزیر اعلیٰ کے احکامات آگے منتقل کرنے والا افسر نہیں ہوتا، اس کی سب سے بڑی ذمہ داری سیاسی قیادت کو انتظامی حقائق سے آگاہ کرنا بھی ہوتی ہے، اگر انتظامی مشینری خوفزدہ ہے تو وزیر اعلیٰ کو بتایا جانا چاہئے، اگر فیلڈ افسر دستخط کرنے سے گھبرا رہے ہیں تو وزیر اعلیٰ کو آگاہ ہونا چاہئے، اگر اینٹی کرپشن کی کارروائیوں کے طریقہ کار پر سرکاری افسروں میں تشویش ہے تو وزیر اعلیٰ کو اعتماد میں لیا جانا چاہئے اور اگر کسی کارروائی سے پوری بیوروکریسی میں یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ کوئی بھی افسر کسی بھی وقت ہدف بن سکتا ہے تو یہ تاثر دور کرنا چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ پنجاب حکومت کو فوری طور پر اینٹی کرپشن کے طریقہ کار کا جائزہ لینا چاہئے، واضح قواعد بنانے چاہئیں کہ کس سطح کے الزام پر انکوائری ہوگی، کب گرفتاری کی ضرورت پیش آئے گی، کس مرحلے پر کسی سرکاری افسر کو گرفتار کیا جا سکتا ہے، کس طرح اس کی عزت اور قانونی حقوق کا تحفظ ہوگا اور اگر کسی افسر کے خلاف کارروائی بے بنیاد ثابت ہو جائے تو ادارے کی ذمہ داری کیا ہو گی؟ کیونکہ کسی بے گناہ شخص کو پکڑ کر بعد میں چھوڑ دینا انصاف نہیں، اس کے خاندان کا کیا ہوگا؟ اس کی عزت کا کیا ہوگا؟ اس کے کیریئر کا کیا ہوگا؟ اس کے بچوں اور والدین پر کیا گزرے گی؟ اور سب سے بڑھ کر، دوسرے ہزاروں افسروں کے ذہن میں جو خوف بیٹھ جائے گا، اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟ وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ایک مضبوط حکومت وہ نہیں ہوتی جو ہر روز کسی کو گرفتار کر کے اپنی طاقت دکھائے، اچھی حکومت وہ ہوتی ہے جو ایسا نظام بنائے جہاں کرپٹ شخص سزا سے نہ بچ سکے، لیکن بے گناہ شخص ریاست سے خوفزدہ بھی نہ ہو، کرپٹ افسر کو پکڑنا ضروری ہے، مگر ایماندار اور کام کرنے والے افسر کو خوفزدہ کرنا نظام کے ساتھ ظلم ہے۔

پاکستان میں بیوروکریسی نے احتساب کے نام پر خوف کا وہ دور دیکھا ہے جسے شاید آسانی سے بھلایا نہیں جا سکتا، یہ وہ وقت تھا جب نیب کا نام ہی کسی افسر یا سرکاری عہدیدار کیلئے کافی تھا کہ اس کی راتوں کی نیند اڑ جائے، تحقیقات بعد میں، گرفتاری پہلے ہو جاتی، نتیجہ کیا نکلا؟ ملک میں فیصلے رُک گئے، سرکاری فائلیں ٹھپ ہو گئیں، افسر دستخط کرنے سے خوفزدہ اور بیوروکریسی کا ایک بڑا حصہ اس فلسفے پر چل پڑا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے بہتر ہے فیصلہ ہی نہ کیا جائے، یہی وہ بیماری تھی جس نے پاکستان کی انتظامی مشینری اور نظام کو اندر سے کھوکھلا کر دیا، موجودہ وفاقی وزیر احد چیمہ ہوں یا سابق وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری فواد حسن فواد، ان کے خلاف طویل تحقیقات، گرفتاریوں اور برسوں پر محیط قانونی عمل کے بعد نتیجہ بے گناہی کی صورت نکلا، مگر تاثر پیدا ہوا کہ احتساب کا عمل بعض اوقات کرپشن کے خاتمے سے زیادہ خوف پیدا کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے اور جب خوف ریاستی نظام پر غالب آ جائے تو کرپشن ختم نہیں ہوتی، فیصلہ سازی ختم ہو جاتی ہے، خدا خدا کر کے پاکستان ایک ایسے مرحلے پر پہنچا جہاں یہ بات سمجھ میں آئی کہ احتساب اور انتقام، قانون اور ہراسمنٹ، تحقیق اور تذلیل کے درمیان فرق ہونا چاہئے، نیب کے اختیارات، طریقہ کار اور گرفتاریوں کے حوالے سے شدید بحث ہوئی، قانونی تبدیلیاں آئیں اور کم از کم یہ احساس پیدا ہوا کہ کسی شخص کو محض الزام کی بنیاد پر عوامی طور پر مجرم بنا دینا انصاف نہیں۔

☆☆☆☆

گئے وقتوں کے یوم اقبال کی داستان!

خالد کاشمیری

یہ ایسے دور کا ذکر ہے جب یوم اقبال ہر برس 21 اپریل کو منایا جاتا تھا، 21 اپریل درحقیقت علامہ اقبال کا یوم وفات ہے اور غالباً علامہ کے یوم ولادت کی صحیح تاریخ کی تصدیق ہو رہی تھی جس کے نتیجے میں یوم اقبال 9 نومبر کو منانے کا اہتمام ہوا۔ بہرحال 21 اپریل کو بھی یوم اقبال کو مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام کسی نہ کسی ہال میں بڑے اجتماع کا انتظام ہوتا، مرکزیہ مجلس اقبال 1949ء میں تشکیل دی گئی تھی اس کے قیام کا مقصد حکیم الامت علامہ اقبال کے کلام کی روشنی میں ان کے پیغام کو عام کرنا تھا اس کے بانیوں میں حمید نظامی، میاں امیر الدین، راجہ حسن اختر، آغا شورش کاشمیری، میاں محمد شفیع (م ش) ذوالفقار علی بخاری، ڈاکٹر محمد باقر، ڈاکٹر شجاعت علی، قائد کشمیر چودھری، غلام عباس اور اے آر ساغر سمیت دیگر عقیدت مندانِ اقبال بھی شامل تھے۔ یوم اقبال کا پہلا جلسہ مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام لاہور کی تاریخ ساز جلسہ گاہ باغ بیرون موچی دروازہ میں ہوا تھا۔ زیر تذکرہ یوم اقبال کی کارروائی کے دوران میں نے اس پہلے یوم اقبال کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس جلسے میں دیگر بہت سے مقررین سمیت شعلہ بیان مقرر اے آر ساغر نے ایسی موثر تقریر کی تھی کہ بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان نے اپنی تقریر میں اے آر ساغر کی تعریف فی البدیہہ اشعار کہہ کر حوصلہ افزائی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب خان کی حکومت کے ابتدائی برسوں میں حکومت کے ایماء پر پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کی طرف سے شاہراہ قائداعظم لاہور پر واقع یونیورسٹی ہال دینے سے پس و پیش کیا جانے لگا تو مرکزیہ مجلس اقبال کی طرف سے جلسوں کی صدارت عدالت عالیہ کے ججوں سے کرانا شروع کر دی گئی تھی اور یہ حکمت عملی یونیورسٹی ہال میں جلسہ کی اجازت دلانے میں کامیاب رہی۔ زیر تذکرہ ایک ایسا یوم اقبال تھا جس کی صدارت لاہور ہائیکورٹ کے اس وقت کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال کر رہے تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض آغا شورش کاشمیری انجام دے رہے تھے۔ اس یوم اقبال کی پوری کارروائی میں قابل ذکر باتیں نثر کی بجائے نظم کی وساطت سے سامعین کو سننے کو ملیں اور اس کے سرخیل اس دور کے عوامی جذبات کو نظم کی بحر میں پرونے والے معروف شاعر مشیر کاظمی تھے۔ مشیر کاظمی کو دعوت ملی تو ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ یوں لگا جیسے لوگ مشیر کاظمی ہی کو سننے آئے تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے ''بارگاہِ قلندر میں'' کے عنوان سے نظم شروع کی تو اُن کا ترنم غضب ڈھا گیا۔ ہر مصرعہ پر واہ واہ اور مکرر، مکرر کی آوازوں سے ہال میں کان پڑی بات سنائی نہ دیتی تھی۔ مشیر کاظمی نے کس خوبصورتی سے حالات کی تصویر میں رنگ بھرا جو یاد رہا۔ کچھ یوں تھا:

پھول لے کر گیا آ تا روتا ہوا
بات ایسی کہ کہنے کا یارا نہیں
خوں میں لت پت کھڑے تھے لیاقت علی
روحِ قائد بھی تھی سر جھکائے ہوئے
خیر اقبال سے آ رہی تھی صدا
یہ تصور کبھی بھی ہمارا نہ تھا

ہال میں موجود سامعین کا گویا موڈ جذباتی سا ہو گیا اور اس میں حکومت مخالف نعرے بھی لگنے لگے، اس صورت کو سنبھالنے اور حالات کو قابو میں رکھنے کی منتظمین جلسہ کی طرف سے کوششیں کارگر نہ ہو سکیں، حالات کے دگر گوں ہونے سے حواس باختگی کا عالم نمایاں نظر آنے لگا۔ اُن میں سے کچھ ایسی آوازیں بھی سنی گئیں کہ جلسے کے صدر عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی نازک پوزیشن کا خیال رکھنا چاہئے اس فضاء کے نتیجے میں منتظمین جلسہ کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے کا گمان ہونے لگا تھا مگر مشیر کاظمی کے ترنم خیز کلام میں پورا یونیورسٹی ہال بہا چلا جا رہا تھا۔ اسی طرح کے ماحول میں یہ شعر ماحول کو مزید گرمانے کا پیش خیمہ بنا۔ یہی اس نوعیت کا تھا۔ شعر ہے:

کچھ محبانِ اقبال رخصت ہوئے اور باقی جو
ہیں زندہ درگور ہیں
ان میں بھی چند اقبال کے ہمنوا قرب سلطان
میں آدم خور ہیں

اس پر سامعین نشستوں سے کھڑے ہو کر تین منٹ تک تالیاں بجاتے رہے ایسے تالیوں کے شور میں ایک آواز بلند ہوئی۔ ''انتظامیہ والے اس کی وضاحت کریں'' مگر یہ مطالبہ دب کر رہ گیا۔ تالیاں تھمنے پر البتہ مشیر کاظمی اپنا ترنم روک کر بولے: ''بھائیو! میں نے تو یونہی یہ بات کہی ہے'' ساتھ ہی کہا۔ اگر زندہ رہا تو اگلے یوم اقبال پر پھر ملاقات ہوگی۔ اس موقعہ پر مرکزیہ مجلس اقبال کے سبھی ارکان مسکراتے رہے۔ آغا شورش کاشمیری اور مشیر کاظمی کا آپس میں بھائیوں ایسا ادب و احترام اور پیار محبت کا رشتہ تھا، آغا شورش کاشمیری نے انہیں مخاطب کر کے کہا، انشاء اللہ تم اگلے یوم اقبال پر بھی اپنا کلام سنا کر حاضرین سے داد وصول کرو گے۔ اس موقعہ پر غالباً انتظامیہ ہی کے کہنے پر ان کے کسی ''صاحب'' نے سٹیج پر آ کر، کچھ کہے سنے بغیر مشیر کاظمی کو بازو سے تھام کر اُن کو سٹیج سے اتارنے ہی والے تھے کہ سیکرٹری کی نظروں نے یہ منظر دیکھتے ہی اپنے مخصوص دبنگ لہجے میں سرزنش کے سے انداز سے کہا ''یہ نہ کریں اُنہیں اپنی نظم پڑھنے دیں لوگ سن رہے ہیں، آپ کو کس نے ایسا کرنے کو کہا ہے''۔ مشیر کاظمی صاحب ہمارے معزز اور قابل قدر مہمان ہیں اس حوالے سے مَیں ان سے معذرت خواہوں۔ اگرچہ مشیر کاظمی نے بھی مزاحمت نہ کی تھی مگر وہ مطمئن ہو کر مائیک سنبھالے رہے اور انہیں کلام کے اگلے شعر کو ادا کرنے میں قدرے ہچکچاہٹ سی محسوس ہو رہی مگر بالآخر انہوں نے وہاں کے جم غفیر کے بھرپور اصرار پر کہنا شروع کر دیا آخری شعر تھا:

کھا رہے ہیں خودی، پی رہے ہیں لہو
اُن کے چہرے دکھانے کو آیا ہوں مَیں

اور اس کے بعد مرکزیہ مجلس اقبال نے مشیر کاظمی سے مداحوں کے جھرمٹ میں بغلگیر ہو کر انہیں رخصت کیا۔ ناقابل تردید حقیقت سے اغماض ممکن نہیں کہ اب تو یوم اقبال کے اجتماع بھی خال خال ہی دیکھنے کو ملتے ہیں ورنہ ایسے اجتماعات میں اربابِ علم و ادب کے افکار سے ایک عالم کو دعوتِ فکر ملا کرتی اور زیر تذکرہ حالات و واقعات کو مرتب کر کے دبستانِ ادب کے لئے شہ پاروں میں اضافہ کرنے کا موجب بن جاتا۔

یہ ایسے دور کا ذکر ہے جب یوم اقبال ہر برس 21 اپریل کو منایا جاتا تھا، 21 اپریل درحقیقت علامہ اقبال کا یوم وفات ہے اور غالباً علامہ کے یوم ولادت کی صحیح تاریخ کی تصدیق ہو رہی تھی جس کے نتیجے میں یوم اقبال 9 نومبر کو منانے کا اہتمام ہوا۔ بہرحال 21 اپریل کو بھی یوم اقبال کو مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام کسی نہ کسی ہال میں بڑے اجتماع کا انتظام ہوتا، مرکزیہ مجلس اقبال 1949ء میں تشکیل دی گئی تھی اس کے قیام کا مقصد حکیم الامت علامہ اقبال کے کلام کی روشنی میں ان کے پیغام کو عام کرنا تھا اس کے بانیوں میں حمید نظامی، میاں امیر الدین، راجہ حسن اختر، آغا شورش کاشمیری، میاں محمد شفیع (م ش) ذوالفقار علی بخاری، ڈاکٹر محمد باقر، ڈاکٹر شجاعت علی، قائد کشمیر چودھری، غلام عباس اور اے آر ساغر سمیت دیگر عقیدت مندانِ اقبال بھی شامل تھے۔ یوم اقبال کا پہلا جلسہ مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام لاہور کی تاریخ ساز جلسہ گاہ باغ بیرون موچی دروازہ میں ہوا تھا۔ زیر تذکرہ یوم اقبال کی کارروائی کے دوران میں نے اس پہلے یوم اقبال کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس جلسے میں دیگر بہت سے مقررین سمیت شعلہ بیان مقرر اے آر ساغر نے ایسی موثر تقریر کی تھی کہ بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان نے اپنی تقریر میں اے آر ساغر کی تعریف فی البدیہہ اشعار کہہ کر حوصلہ افزائی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب خان کی حکومت کے ابتدائی برسوں میں حکومت کے ایماء پر پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کی طرف سے شاہراہ قائداعظم لاہور پر واقع یونیورسٹی ہال دینے سے پس و پیش کیا جانے لگا تو مرکزیہ مجلس اقبال کی طرف سے جلسوں کی صدارت عدالت عالیہ کے ججوں سے کرانا شروع کر دی گئی تھی اور یہ حکمت عملی یونیورسٹی ہال میں جلسہ کی اجازت دلانے میں کامیاب رہی۔ زیر تذکرہ ایک ایسا یوم اقبال تھا جس کی صدارت لاہور ہائیکورٹ کے اس وقت کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال کر رہے تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض آغا شورش کاشمیری انجام دے رہے تھے۔ اس یوم اقبال کی پوری کارروائی میں قابل ذکر باتیں نثر کی بجائے نظم کی وساطت سے سامعین کو سننے کو ملیں اور اس کے سرخیل اس دور کے عوامی جذبات کو نظم کی بحر میں پرونے والے معروف شاعر مشیر کاظمی تھے۔ مشیر کاظمی کو دعوت ملی تو ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ یوں لگا جیسے لوگ مشیر کاظمی ہی کو سننے آئے تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے ''بارگاہِ قلندر میں'' کے عنوان سے نظم شروع کی تو اُن کا ترنم غضب ڈھا گیا۔

(01)

موسمیاتی تبدیلی کانفرنس کوپ 31 کے موقع پر سوڈان، فن لینڈ اور عراق کے صدور سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، جن میں دوطرفہ تعلقات، تجارت، سرمایہ کاری، موسمیاتی تبدیلی اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔سوڈان کی عبوری خودمختار کونسل کے صدر جنرل عبدالفتاح البرہان سے ملاقات میں وزیراعظم نے سوڈان کی خودمختاری، اتحاد اور علاقائی سالمیت کے لیے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا اور سوڈانی عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔دونوں رہنماؤں نے مختلف شعبوں میں تعاون اور موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی رابطوں کے فروغ پر بھی اتفاق کیا۔فن لینڈ کے صدر الیگزینڈر اسٹب سے ملاقات میں وزیراعظم نے تجارت، سرمایہ کاری، تعلیم، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر زور دیا۔انہوں نے پاکستان میں فن لینڈ کی کمپنیوں کی موجودگی کا خیرمقدم کرتے ہوئے ٹیلی کمیونیکیشن، جدید مینوفیکچرنگ، ماحول دوست ٹیکنالوجی اور کان کنی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ملاقات میں سیلاب کی پیشگی اطلاع، آبی وسائل کے انتظام، گلیشیئرز کی نگرانی اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے فن لینڈ کی تکنیکی مہارت سے استفادہ کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔فن لینڈ کے صدر نے ایران اور امریکا کے درمیان مذاکرات اور ثالثی میں پاکستان کے کردار کو سراہا۔وزیراعظم نے انہیں پاکستان کے سرکاری دورے کی دعوت بھی دی۔عراق کے صدر نزار محمد سعید الامیدی سے ملاقات میں وزیراعظم نے عراق میں کامیاب پارلیمانی انتخابات اور نئی حکومت کی تشکیل پر مبارکباد دی۔دونوں رہنماؤں نے تجارت، سرمایہ کاری، افرادی قوت، تعمیر نو، زراعت اور دفاع سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر گفتگو کی۔وزیراعظم نے عراق کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے لیے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا جبکہ پاکستانی زائرین کو سہولیات فراہم کرنے پر عراقی حکومت کے تعاون کو سراہا۔دونوں رہنماں نے اعلیٰ سطح کے روابط جاری رکھنے اور باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔

(02)

اد چوہدری نے کہا کہ آئینی ترمیم کے لیے پہلے ریفرنڈم کرانے کی تجویز زیرغور ہے، جس کے ذریعے حاصل ہونے والی عوامی منظوری کو آئینی ترمیم کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔فواد چوہدری کہنا تھا کہ ابھی تک جن لوگوں اور دوستوں سے میری بات ہوئی ہے، اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ترمیم28)ویں آئینی ترمیم (کامل 15 جنوری سے آگے نہیں جائے گا، اور یہ 15 جنوری سے پہلے ہی ہوجائے گا۔فواد چوہدری نے کہا کہ آئینی ترمیم کے حوالے سے وکلا کے دو قانونی گروپس کام کر رہے ہیں، ایک فروغ نسیم اور دوسرا گروپ سابق اٹارنی جنرل منصور اعوان کا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ نئے صوبوں کے قیام کے معاملے پر پہلے ریفرنڈم کرانے کی تجویز بھی زیر بحث ہے۔ان کے بقول ریفرنڈم سے حاصل ہونے والی منظوری اسمبلی کو آئینی ترمیم کی طرف لانے میں مدد دے سکتی ہے، بصورت دیگر یہ معاملہ وفاقی آئینی عدالت) ایف سی سی (میں بھی لے جایا جاسکتا ہے۔فواد چوہدری نے کہا کہ ان کے خیال میں مسلم لیگ) ن (اور پیپلز پارٹی دونوں فی الحال اس اقدام کے لیے تیار نہیں ہیں۔انہوں نے سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کا مقف مسلم لیگ) ن (کے خلاف جارحانہ دکھائی دیتا ہے تاہم مسلم لیگ) ن (کا رویہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی اپنا مقف پیش کرتی رہے لیکن وہ اس کے پیچھے کھڑی ہے۔انہوں نے کہا کہ دیکھنا یہ ہوگا کہ آیا مجوزہ آئینی اقدام بھی کینال کے منصوبے کی طرح روک دیا جاتا ہے یا اس مرتبہ اسٹیبلشمنٹ ملک میں گورننس کا ایک بڑا ہیں۔وزیراعلیٰ پنجاب کی تبدیلی سے متعلق افواہوں پر سابق وفاقی وزیر نے کہا کہ مریم نواز ایک بہت مضبوط خاتون ہیں، انہوں نے اپنے والد کی لڑائی بھی لڑی ہے، ان کو کریڈٹ جاتا ہے لیکن انہوں نے جتنا جارحانہ رویہ چوہدری سالک حسین سے متعلق اختیار کیا ہے تو اس کے پیچھے صرف یہی معاملہ تو نہیں، انہوں (مریم نواز) نے حالیہ بیانات میں واضح کردیا ہے کہ میرے خلاف سازشیں ہورہی ہیں، اور وہ سازش سرمایہ داروں کا ایک گروپ کررہا ہے اور میں اس کے خلاف کھڑی ہوں۔انہوں نے مزید کہا کہ اب دیکھنا یہ ہے کہ شریف خاندان اس معاملے پر کس طرح قابو پاتا ہے لیکن پنجاب کی حد تک تو یہ بات طے ہے کہ وہاں میلہ سج گیا ہے۔

(03)

بتایا کہ جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں نصیر اسپتال کی عمارت پر اسرائیلی فضائی حملے میں 6 افراد شہید اور 20 زخمی ہوگئے۔ترجمان کے مطابق حملہ جمعرات کی صبح سویرے کیا گیا۔غزہ کی شہری دفاعی سروس کے ترجمان محمود باسل نے بتایا کہ اسرائیلی فضائی حملے میں اسپتال کے سرجری ڈیپارٹمنٹ کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔جس سے عمارت کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا، طبی عملے نے شہید ہونے والے سرجن کی شناخت رزق ابوشعیرہ کے نام سے کی ہے۔غزہ اسپورٹس کلب کے 20 سالہ گول کیپر محمود عبدالمالک بھی فضائی حملے میں شہید ہوئے۔اسرائیلی فورسز نے اسپتال میں ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی کا اعتراف بھی کیا ہے۔غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق جنگ بندی معاہدے کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں اب تک کم از کم 1600 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔فلسطینی حکام کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں اسرائیل پر حملے کے بعد غزہ پر شروع ہونے والی اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں اب تک خواتین اور بچوں سمیت 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔ادھر فارمولا ون چیمپئن لوئس ہیملٹن نے کہا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی جانب سے گزشتہ 3 برس سے جاری نسل کشی کے مناظر انتہائی افسوسناک ہیں۔انہوں نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ لوگوں کو آزادی، تحفظ اور عزت سے محروم رکھنا ناانصافی ہے، کسی بھی انسان کی زندگی دوسروں سے کم نہیں سمجھی جانی چاہیے۔انہوں نے مصر میں رفح سرحدی گزرگاہ کے دورے کے بعد اسرائیل سے غزہ میں امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ان کا کہنا ہے کہ میں نے سرحد پر خوراک سے لدے امدادی ٹرکوں کی طویل قطاریں دیکھیں، جو غزہ میں داخلے کے لیے تیار کھڑے تھے، انہیں اکثر روک لیا جاتا ہے یا داخلے میں طویل تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(04)

مراکز کا مقصد خواتین سائلین کو محفوظ، باوقار اور قابل رسائی ماحول میں رہنمائی اور معاونت فراہم کرنا ہے۔اجلاس میں رجسٹرار سپریم کورٹ، سیکرٹری لا اینڈ جسٹس کمیشن کیپٹن ریٹائرڈ مشتاق احمد، رجسٹرار بلوچستان ہائیکورٹ ناصر خان، انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹیکٹس پاکستان کی سابق چیئرپرسن رویدہ حمایت، نیسپاک کے جنرل منیجر فیصل مجید اور وقار شیخ سمیت متعلقہ کمیٹیوں کے ارکان نے شرکت کی۔چاروں صوبوں میں تعینات لا اینڈ جسٹس کمیشن کے ریذیڈنٹ ایڈیشنل سیکرٹریز اور ڈیزائن مقابلے میں پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے آرکیٹیکٹس نے بھی ویڈیو لنک کے ذریعے اجلاس میں شرکت کی۔چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے سال 2025-26 کے دوران عدالتی سہولیات کی فراہمی سے متعلق اصلاحات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عدالتوں اور بار ایسوسی ایشنز کو بلاتعطل بجلی، ای لائبریریز، انٹرنیٹ اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔انہوں نے کہا کہ اسلام آباد سمیت ملک بھر کی عدالتوں اور بار ایسوسی ایشنز میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں۔چیف جسٹس پاکستان نے کہا کہ سال 2026-27 میں چاروں صوبوں اور اسلام آباد میں ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز کا قیام اہم ترجیح ہے، ان مراکز میں خواتین کو ایک ہی چھت تلے معلومات، رہنمائی اور قانونی معاونت فراہم کی جائے گی، ون ونڈو سہولت سے خواتین سائلین کو مختلف دفاتر کے چکر لگانے اور بار بار عدالت آنے کی ضرورت کم ہوگی۔مراکز میں استقبالیہ، رہنمائی ڈیسک، آرام دہ انتظار گاہیں، صاف ستھرے واش رومز، خواتین کے لیے علیحدہ مشاورتی کمرے، قانونی مشورے اور معاونت کی سہولیات فراہم کی جائیں گی، جبکہ ثالثی اور متبادل حل تنازعات کے لیے مخصوص جگہ بھی مختص ہوگی۔منصوبے میں ضرورت مند خواتین کے لیے نفسیاتی و سماجی معاونت، متعلقہ اداروں تک رسائی اور معذوری کی حامل خواتین کے لیے قابل رسائی داخلی راستے، ریمپس اور واضح رہنما علامات کی فراہمی بھی شامل ہے، ضرورت کے مطابق بچوں سے ملاقات اور باوقار رابطے کے لیے مناسب جگہ بھی مختص کی جائے گی۔چیف جسٹس نے کہا کہ ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز خواتین کی رازداری، تحفظ، وقار اور انصاف تک آسان رسائی یقینی بنانے کے لیے قائم کیے جا رہے ہیں، ان مراکز سے خواتین کو عدالتی طریقہ کار سمجھنے اور قانونی حقوق کے حصول میں درپیش عملی مشکلات کم کرنے میں مدد ملے گی۔انہوں نے بتایا کہ انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹیکٹس پاکستان کے تعاون سے مراکز کے ڈیزائن کا ملک گیر مقابلہ منعقد کیا گیا، مقابلے میں کامیاب ہونے والے تین بہترین ڈیزائن تمام ہائیکورٹس کو فراہم کردیے گئے ہیں تاکہ مقامی ضروریات کے مطابق موزوں ڈیزائن اختیار کیا جا سکے۔اجلاس میں بتایا گیا کہ چاروں صوبوں کی متعلقہ ہائیکورٹس سے مشاورت مکمل کرلی گئی ہے اور پہلے چار مراکز کے لیے جگہوں کی نشاندہی بھی کردی گئی ہے۔

(05)

اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈومیسٹک ساورن سکوک اجرا اسلامی مالیاتی نظام کی بڑی کامیابی ہے۔انہوں نے کہا کہ 10 کھرب روپے کا اجرا معیشت کیلئے مثبت پیش رفت ہے، اسلامی بینکاری اور سکوک مارکیٹ مستحکم ہورہی ہے، حکومت اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ کیلئے پرعزم ہے، پاکستان میں اسلامی فنانس کو فروغ مل رہا ہے۔وزیرخزانہ نے مزید کہا کہ سکوک سے قرضوں کی مدت میں توسیع اور لاگت میں کمی میں مدد ملی، سکوک مارکیٹنگ ایکو سسٹم کیلئے متعلقہ اداروں نے مل کر کام کرنا ہے، سکوک اجرا کے حوالے سے آغاز اچھا ہے، مثبت رجحان کو برقرار رکھنا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ شرعی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے پرعزم ہیں، پاکستان میں اسلامی بینکاری مسلسل فروغ پارہی ہے، پاکستان میں سکوک کی مارکیٹ مستحکم ہورہی ہے، مالیاتی شعبے کے لیے ریگولیٹرز کواپ گریڈ کررہے ہیں۔محمد اورنگزیب نے کہا کہ بہتر ریگولیشن کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کو مزید فعال بنا رہے ہیں، معاشی ترقی کے حصول کے لیے جدید طریقہ کار اپنا رہے ہیں، حکومت شرعی اصولوں کیمطابق اسلامی بینکاری کو جدید بنارہی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں سرمایہ کاروں کا اسلامی بینکاری کی پروڈکٹس پر اعتماد بڑھ رہا ہے، اسلامی بینکاری ملک میں جدید بینکاری سے ہم آہنگ ہورہی ہے۔وزیرخزانہ نے کہا کہ مولانا تقی عثمانی نے اسلامی بینکاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، انہوں نے اسلامی بینکاری کو جدید ڈیجیٹل نظام سے ہم آہنگ کرنے میں معاونت کی، اسلامی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے حکومت ہرسطح پر کوششیں کررہی ہے۔

(06)

درمیان مذاکرات میں ثالثی کی درخواست کی تھی۔انھوں نے بتایا کہ ایران نے 8 ماہ سے جاری تنازع کے خاتمے کیلئے قطر کے ذریعے امریکا کو 7 نکاتی امن منصوبہ پیش کیا ہے، اب ایران امریکی جواب کا منتظر ہے اور اب گیند امریکا کے کورٹ میں ہے۔ایرانی اسپیکر کا کہنا تھا کہ شرائط میں امریکی بحری ناکا بندی اور اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ، منجمد ایرانی اثاثوں کی واپسی، تمام محاذوں پر جنگ بندی اور جنگ کے خاتمے کا باضابطہ اعلان شامل ہیں۔باقر قالیباف نے کہا کہ امریکا طے شدہ نکات کی پابندی کرے اور ایسے مطالبات سے گریز کرے جو بداعتمادی بڑھاتے ہیں تو معاہدہ ممکن ہے، لیکن ایران کو اب بھی واشنگٹن پر اعتماد نہیں۔ایرانی اسپیکر کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز امریکا اور اسرائیل کے ساتھ جنگ سے پہلے والی حیثیت میں واپس نہیں آئے گی جبکہ ایران اور عمان اس اہم آبی گزرگاہ کی نگرانی کے حوالے سے نئی مفاہمت پر پہنچ چکے ہیں۔باقر قالیباف نے خبردار کیا کہ امریکا نے ایران کے خلاف نئی فوجی کارروائی کی تو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔یمن کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ کسی بیرونی فریق کو یمن تنازع میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے اگر سعودی اور یمن حکومت دونوں ایران سے مدد طلب کرتی ہیں تو ایران تنازع کے حل میں معاونت کیلئے تیار ہوگا۔

(07)

کے مہمان خصوصی گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل تھے، جبکہ دیگر معززین میں رکن قومی اسمبلی محترمہ اختر بی بی، سیکرٹری ثقافت وسیاحت بلوچستان حمیداللہ ناصر، ڈائریکٹر کلچر داؤد ترین اور کلچرل اتاشی و ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ایران جناب سید ابوالحسن میری سمیت دانشوروں، شعراء، اساتذہ اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔سیمینار کی علمی نشست میں بلوچستان کے نامور محققین و ماہرین اقبالیات محمد فاروق کاکڑ زیارتوال، غلام حسن، ڈاکٹر عبدالسلام اچکزئی، ڈاکٹر عرفان احمد بیگ (تمغہ امتیاز) اور آغا انور گل (صدارتی ایوارڈ یافتہ) نے علامہ اقبال کی فکر، فلسفہ خودی اور علمی خدمات پر تحقیقی مقالات پیش کیے، جس کے بعد سوال و جواب کا سیشن ہوا۔اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل نے ڈائریکٹوریٹ آف کلچر اور خانہ فرہنگ ایران کے اس مشترکہ اقدام کو سراہا اور اقبال کے افکار کو نوجوان نسل میں عام کرنے پر زور دیا۔اس موقع پر ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ایران سید ابوالحسن میری نے محکمہ ثقافت بلوچستان کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی اور اعلیٰ حکام کی جانب سے مقالہ نگاروں اور معزز مہمانوں میں یادگاری شیلڈز اور تعریفی اسناد تقسیم کی گئیں۔

(08)

۔ملاقات کے دوران بیرسٹر گوہر نے شاہ محمود قریشی کو بانی پی ٹی آئی کی بہنوں کی رہائی سے متعلق پیش رفت سے آگاہ کیا۔بیرسٹر گوہر نے وکلا کی بانی پی ٹی آئی سے ہونے والی ملاقاتوں کے حوالے سے بھی شاہ محمود قریشی کو بریفنگ دی۔ملاقات میں زین قریشی بھی بیرسٹر گوہر کے ہمراہ تھے۔واضح رہے کہ شاہ محمود قریشی گزشتہ دو روز سے پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں زیر علاج ہیں۔

(09)

ہونا چاہیے اور سسٹم ری سیٹ کے معاملے پر بلاول اور میں ایک پیج پر ہیں، سارے کا سارا سسٹم ٹھیک ہونے والا ہے۔ملک میں نئے صوبوں کی تشکیل کے حوالے سے جاری بحث پر انہوں نے کہا کہ ہر سیاسی جماعت کو یہ جمہوری حق حاصل ہے کہ وہ اس معاملے پر اپنی رائے رکھے، صوبوں کے قیام کے حوالے سے جو سروے سامنے آرہے ہیں وہ نئے صوبوں کے حق میں ہیں، تمام سیاسی جماعتوں سے درخواست ہے کہ نئے صوبے بننے چاہئیں یا نہیں اس معاملے پر عوامی ریفرنڈم کروالیا جائے، اگر عوام نئے صوبوں کی حمایت کرتے ہیں تو وہ عوام کے ساتھ کھڑے ہوں گے، اگر عوام حمایت نہیں کرتے تو تب بھی وہ عوامی فیصلے کے ساتھ ہوں گے۔پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کے حوالے سے ہونے والی حالیہ پیشرفت اور قیاس آرائیوں سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ بھی پچھلے ایک دو دن سے سن رہے ہیں کہ پتا نہیں کیا ہونے والا ہے، تاہم ایسی خبریں محض دو تین دن کے لیے تو اچھی ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں ساری چیزیں اسی طرح ہیں اور حالات میں کوئی فرق نہیں آیا، تحریک انصاف یا ان کی قیادت کا جو قانونی حق بنتا ہے اور جو ریلیف انہیں عدالتوں سے ملے گا وہ انہیں ضرور دیا جائے گا، باقی تمام معاملات جوں کے توں برقرار ہیں۔مولانا فضل الرحمان کو جاری ہونے والے نوٹس سے متعلق سوال پر محسن نقوی نے وضاحت کی کہ صرف مولانا فضل الرحمان کو نوٹس جاری نہیں کیا گیا بلکہ اسلام آباد میں 4 سے 6 ہزار کے قریب افراد کو نوٹسز دیے گئے ہیں، حکومت کسی ایک شخص کو مخصوص طور پر ٹارگٹ نہیں کر رہی، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی قیمتی سرکاری زمین پر ماضی میں بے دردی سے قبضہ کیا گیا ہے، جسے واگزار کرانے کے لیے بلاتفریق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور جلد پورا نظام درست سمت میں گامزن ہو جائے گا۔

(10)

دی گئی تھی الیکشن کمیشن کے مطابق پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان سنی تحریک بھی بغیر پارٹی سربراہ کے نام کے رجسٹرڈ ہیں الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے سربراہ کا نام بھی ہٹادیا، پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے انٹراپارٹی الیکشن اور آئین میں ترمیم کا کیس زیرالتوا ہے۔ تحریک لبیک پاکستان رجسٹرڈ جماعت میں شامل جبکہ سربراہ کا نام حذف ہے الیکشن کمیشن نے عوام پاکستان کا نام رجسٹرڈ جماعتوں کی فہرست میں ظاہر کردیا جبکہ پارٹی سربراہ کا نام حذف ہے واضح رہے کہ عوام پاکستان کو الیکشن کمیشن نے پہلے ڈی لسٹ کردیا تھا۔

(11)

میں یہ شرح دوبارہ بڑھ کر 2.55 فیصد تک پہنچ گئی ہے جو انتہائی تشویشناک ہے۔وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ آبادی میں اضافے کے اس خطرناک رجحان کو ہر صورت روکنا ہوگا کیونکہ آبادی کے اعداد و شمار محض نمبر نہیں بلکہ قومی وسائل کے مستقبل سے جڑے ہوئے ہیں۔احسن اقبال نے معاشی اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ملکی ترقی کی شرح 5 فیصد ہو اور آبادی میں اضافہ 2.5 فیصد کی رفتار سے ہو تو حقیقی ترقی محض ڈھائی فیصد رہ جاتی ہے، اور اس صورتحال میں شہریوں کو تعلیم، صحت اور روزگار کی فراہمی انتہائی مشکل ہو جائے گی۔وفاقی وزیر کا مزید کہنا تھا کہ قومی وسائل کی تقسیم کا 82 فیصد حصہ آبادی سے منسلک ہونا حوصلہ افزائی کے اصولوں کو تضاد ہے، اس لئے این ایف سی ایوارڈ کو ترقی کے اشاریوں سے منسلک کرنے کی ضرورت ہے۔ان کہنا تھا کہ آبادی کا مسئلہ براہ راست بچیوں کی تعلیم، خواتین کی معاشی خودمختاری اور سماجی شعور سے جڑا ہوا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آبادی پر قابو پانا ملکی معاشی سلامتی، ترقیاتی اہداف کے حصول اور نئی نسلوں کے بہتر مستقبل کے لیے ناگزیر ہے، جس کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مشترکہ حکمت عملی اور اجتماعی کوششیں اپنانا ہوں گی۔

(12)

کانفرنس (کوپ 31) کے موقع پر ترکیہ میں وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق رانا تنویر حسین اور ازبکستان کے نائب وزیر زراعت علی شیر شکوروف کے درمیان ملاقات میں کپاس اور باغبانی کی فصلوں کے لیے ہائبرڈ اور جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (جی ایم او) بیجوں کی تیاری میں مشترکہ تحقیق کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔لائیوسٹاک کے شعبے میں تکنیکی تعاون، سائنسی مہارتوں سے استفادے، تحقیقی تجربات کے تبادلے اور جدید زرعی مشینری کے ذریعے پیداوار میں اضافے اور غذائی تحفظ کو مضبوط بنانے پر بھی بات چیت ہوئی۔وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے پاکستان میں ازبکستان کا تکنیکی ماہرین پر مشتمل وفد بھیجنے کی تجویز کا خیرمقدم کیا اور دونوں ممالک کے زرعی ماہرین اور متعلقہ تحقیقی اداروں کے درمیان براہ راست روابط کے فروغ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔مجوزہ دورے سے مشترکہ تحقیق، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور ادارہ جاتی تعاون کے عملی امکانات کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی۔ازبکستان نے 11 نومبر کو اپنے قومی پویلین میں اینورا (ANORA) پلیٹ فارم کا باضابطہ آغاز کیا۔اس حکومتی اقدام کا مقصد سرمایہ کاری کو متحرک کرنا، قابل عمل زرعی منصوبے تیار کرنا اور پائیدار زمین کے انتظام، پانی کے موثر استعمال کے بنیادی ڈھانچے اور جدید زرعی ٹیکنالوجی کے ذریعے موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کی صلاحیت رکھنے والے زرعی و غذائی نظام کو فروغ دینا ہے۔زرعی تحقیق کو موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت اور سرمایہ کاری سے منسلک کرنے کی اہمیت کے پیش نظر پاکستان اور ازبکستان کے درمیان یہ رابطہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ بیجوں، پائیدار زرعی طریقوں، لائیوسٹاک تحقیق اور زرعی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کرتا ہے۔دونوں ممالک کے درمیان تکنیکی تبادلے اور تجربات سے استفادے کے وسیع امکانات موجود ہیں جن کے ذریعے زرعی شعبے کو درپیش نئے چیلنجز سے نمٹنے، پیداوار بڑھانے اور غذائی نظام کو مزید مستحکم بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔پاکستان کی جانب سے یہ ملاقات بین الاقوامی زرعی شراکت داریوں کو وسعت دینے، تحقیق پر مبنی ترقی کو فروغ دینے اور دوست ممالک کے ساتھ عملی تعاون کے نئے مواقع تلاش کرنے کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔

(13)

الیکشن کمیشن نے انٹراپارٹی انتخابات کیلئے ایم کیو ایم کو اکتوبر تک کی مہلت دی تھی، مہلت ختم ہونے پر ایم کیو ایم پاکستان کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا تھا۔الیکشن کمیشن کی فہرست میں تحریک انصاف اور بی این پی بھی بغیر سربراہان کے درج ہیں۔اس سے قبل الیکشن کمیشن نے انٹراپارٹی انتخابات نہ کرانے پر متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کو شوکاز نوٹس جاری کرتے ہوئے 14 روز میں جواب طلب کرلیا۔الیکشن کمیشن کے مطابق ایم کیو ایم پاکستان انٹراپارٹی انتخابات کرانے کی قانونی تقاضے پورے کرنے میں ناکام رہی ہے، پارٹی کو انٹراپارٹی انتخابات کے لیے مقررہ توسیعی مدت 15 اکتوبر 2026 تک دی گئی تھی، تاہم اس دوران انتخابات نہیں کرائے گئے۔الیکشن کمیشن نے اپنے نوٹس میں واضح کیا ہے کہ الیکشن ایکٹ 2017 کے تحت انٹراپارٹی انتخابات کرانا لازمی ہے، جبکہ انٹراپارٹی انتخابات کے بعد سات روز میں انتخابی سرٹیفکیٹ الیکشن کمیشن میں جمع کرانا بھی ضروری ہے۔نوٹس کے مطابق انٹراپارٹی انتخابات نہ کرانے پر ایم کیو ایم پاکستان انتخابی نشان حاصل کرنے کی اہلیت سے محروم ہوسکتی ہے۔

(14)

کے بعد ڈپٹی کمشنر کوئٹہ منصوبے کا دورہ کریں گے جبکہ سینٹر کا باقاعدہ افتتاح بھی جلد متوقع ہے۔اس منصوبے کا مقصد نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی، آئی ٹی اور ای کامرس کے شعبوں میں عملی تربیت اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کرنا ہے۔ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی نے منصوبے کی جلد تکمیل اور تمام انتظامات بروقت مکمل کرنے پر زور دیا۔

(15)

ایرانی پاسداران انقلاب بحریہ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق دونوں سپر ٹینکرز میں 4 ملین بیرل سے زائد تیل لدا ہوا تھا، دونوں ٹینکرز نے متعدد بار دی گئی وارننگز کو نظرانداز کیا۔ٹریفک کنٹرول سینٹر نے ٹینکرز کو خبردار کیا تھا کہ آبنائے ہرمز کا جنوبی راستہ غیر مجاز اور غیر محفوظ ہے، تاہم جہازوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور اب دونوں جہازوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ایرانی پاسداران انقلاب بحریہ نے اس واقعے کا ذمے دار امریکا کو ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جہاز لوٹ مار کرنے والی اور جارح امریکی فوج پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے جل رہے ہیں۔جو بھی بحری جہاز اپنا نیوی گیشن سسٹم بند کرے گا اور امریکی فوج کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جنوبی راستہ اختیار کرنے کی کوشش کرے گا، اس کا انجام بھی ایسا ہی ہوگا۔

(16)

رہنماؤں نے پاکستان اور ترکیہ کے درمیان گہرے، تاریخی اور برادرانہ تعلقات کا اعادہ کیا اور دوطرفہ تعلقات کے مثبت سمت میں آگے بڑھنے پر اطمینان کا اظہار کیا۔وزیراعظم اور ترک صدر نے دوطرفہ تعاون کو مزید فروغ دینے کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا، جس میں بالخصوص تجارت و سرمایہ کاری، دفاعی تعاون، توانائی کے شعبے میں اشتراک اور علاقائی روابط کے فروغ پر توجہ مرکوز رہی۔دونوں رہنماؤں نے جاری اقدامات پر عملدرآمد تیز کرنے اور اقتصادی روابط کو مزید مستحکم بنانے کے لیے نئے مواقع تلاش کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال اور عالمی سطح پر ہونے والی اہم پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔وزیراعظم نے کشیدگی میں کمی اور مذاکرات کے فروغ کے لیے علاقائی ممالک، بالخصوص معاہدہ مکہ کے رکن ممالک کی جاری کوششوں کو اجاگر کیا۔صدر رجب طیب اردوان نے پاکستان کے تعمیری کردار اور ان سفارتی کوششوں کو سراہا جن کے نتیجے میں اسلام آباد مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔

(17)

فلیٹ بش ایونیو اور بیڈفورڈ ایونیو کے قریب واقع تین منزلہ عمارت شام تقریباً 4 بجے اچانک ایک زیر تعمیر پلاٹ میں جاگری۔حکام کے مطابق منہدم ہونے والی عمارت 1930 میں تعمیر کی گئی تھی اور اس میں رہائشی فلیٹس کے ساتھ کاروباری جگہیں بھی موجود تھیں۔عمارت کے بالکل ساتھ خالی پلاٹ پر نئی عمارت کی تعمیر کے لیے کھدائی کا کام جاری تھا۔نیویارک کے محکمہ عمارت کے کمشنر احمد تیگانی کے مطابق جس وقت عمارت گری، وہاں تعمیراتی کارکن کھدائی میں مصروف تھے۔عمارت کا ملبہ ساتھ موجود تعمیراتی گڑھے میں جاگرا، جبکہ ایک پڑوسی عمارت کی دیوار بھی منہدم ہوگئی اور اس کے اندرونی کمروں کا سامان باہر سے دکھائی دینے لگا۔امریکی نشریاتی ادارے سی بی ایس کے مطابق تعمیراتی مقام پر اس سے قبل بھی خلاف ورزی کا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔رواں سال اپریل میں حکام نے وہاں انہدامی سرگرمیوں پر کام روکنے کا حکم دیا تھا، تاہم بعد میں اس خلاف ورزی کو حل شدہ قرار دے دیا گیا تھا۔

(18)

کے بعد مکہ دفاعی اتحاد کی ذمہ داریوں پر عملی پیش رفت شروع ہوئی ہے، پاکستان نے سعودی شہروں، ہوائی اڈوں اور شہری و اقتصادی تنصیبات پر حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ 26 اکتوبر کو تہران میں ایران کے ساتھ ہونے والی ملاقات کا مقصد کشیدگی کم کرنے کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا، فیلڈ مارشل عاصم منیر کی تہران ملاقات میں شرکت پاکستان کی مذاکرات اور تنازعات کے پرامن حل کی حمایت کا اظہار ہے۔ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ چاروں ممالک نے علاقائی امن و استحکام کیلئے مذاکرات اور تعاون جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔

(19)

جانے کا امکان ہے۔میڈیا رپورٹ کے مطابق، وزیراعظم نے حکومتی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کابینہ میں نئے چہرے شامل کرنے اور تسلی بخش نتائج نہ دینے والے اراکین کی جگہ دیگر افراد کو ذمہ داریاں سونپنے کا اصولی فیصلہ کرلیا۔ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نے ماضی میں تمام وفاقی وزرا کو مختلف اہداف تفویض کیے تھے اور ان اہداف کی تکمیل کا جائزہ لینے کے لیے متعلقہ اداروں سے کارکردگی کی رپورٹس بھی طلب کی گئی تھیں۔ان رپورٹس کی روشنی میں یہ فیصلہ سامنے آیا ہے کہ جو اراکین اپنے شعبوں میں مطلوبہ نتائج فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں وہ مزید کابینہ کا حصہ نہیں رہیں گے، جبکہ اچھی کارکردگی دکھانے والے وزرائے مملکت کو ترقی دے کر وفاقی وزیر بنانے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ذرائع نے مزید بتایا کہ وزیراعظم نے وفاقی کابینہ میں مجوزہ تبدیلیوں اور ردوبدل کے اس معاملے پر مسلم لیگ ن کے قائد نواز شریف کو بھی اعتماد میں لے لیا ہے۔سیاسی حلقوں کے مطابق مشاورتی عمل مکمل ہونے کے بعد آئندہ چند روز میں کابینہ میں تبدیلیوں کے حوالے سے باضابطہ اعلانات اور نوٹیفکیشن جاری کیے جانے کا امکان ہے۔

(20)

کے ٹان روڈ، کوئٹہ روڈ، ضلع کونسل روڈ، پرانی سبزی منڈی سمیت تحصیل پہنور، سنہڑی اور تحصیل ماچھی پور میں قائم ادائیگی مراکز اور دکانوں پر ایجنٹوں کی جانب سے نی مستحق خاتون مبینہ طور پر 2 ہزار روپے تک کی غیر قانونی کٹوتی کی جا رہی ہے۔رپورٹ کے مطابق خواتین کو رقم کی ادائیگی کے وقت باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ پرچی یا رسید فراہم کرنے کے بجائے زبانی طور پر رقم تھمادی جاتی ہے، جس سے غریب اور ان پڑھ خواتین کو ان کے پورے حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔عوامی و سماجی حلقوں نے اس صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اس مبینہ لوٹ مار میں مقامی سطح پر متعلقہ بینک عملے، بی آئی ایس پی دفتر کے بعض اہلکاروں اور مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت یا مجرمانہ خاموشی شامل دکھائی دیتی ہے۔متاثرہ خاندانوں اور شہریوں نے وفاقی حکومت، چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور اعلیٰ صوبائی حکام سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ صحبت پور کے تمام ادائیگی مراکز پر جاری مبینہ کٹوتیوں کا فوری نوٹس لیا جائے، ملوث عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور مستحق خواتین کو ان کی پوری رقم باعزت طریقے سے رسید کے ہمراہ فراہم کرنا یقینی بنایا جائے۔

(21)

وعدے پورے کرے۔ترکیے میں کوپ 31 کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان عالمی کاربن اخراج میں ایک فیصد سے بھی کم کا ذمہ دار ہے لیکن اس کے باوجود موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ 2022 میں پاکستان کا ایک تہائی حصہ سیلاب میں ڈوبا ہوا تھا، تباہ کن سیلاب سے 3 کروڑ 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے، سیلاب کی تباہ کاریوں کے دوران ترکیے پاکستان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا رہا۔شہباز شریف کا کہنا تھا کہ پاکستان ماحول دوست اقدامات پر عمل پیرا ہے، موسمیاتی تبدیلی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے عالمی سطح پر عملی اقدامات کرنا ہوں گے، عالمی برادری ترقی پذیر ممالک سے کیے گئے وعدے پورے کرے۔

(22)

ممالک کو اس کے سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔محمد مخبر نے اپنے بیان میں ایران مخالف بیانات اور دھمکیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جو قوتیں ایران کو نقصان پہنچانے کی خواہش رکھتی ہیں، انہیں اب خود اپنے اقدامات کی بازگشت پورے خطے سمیت یورپ اور امریکا میں سنائی دے رہی ہے۔انہوں نے مغربی ممالک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی مشکلات کے باعث پائے جانے والے عوامی اضطراب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے امریکا اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جاری جنگ اور مختلف حکومتوں کی عوام دشمن پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا۔ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر کا مزید کہنا تھا کہ دشمن کے ساتھ مل کر ایران کا معاشی محاصرہ کرنے کی کوئی بھی اقدام ایرانی قوم کی تاریخی یادداشت میں ہمیشہ کیلئے نقش ہوجائے گا۔انہوں نے متنبہ کیا کہ اس نوعیت کے تعاون کی ذمہ داری اور اس کے مضمرات محض جغرافیائی حدود تک محدود نہیں رہیں گے، بلکہ ایران مخالف اقدامات میں شریک ہر فریق اس کے اثرات کی زد میں آئے گا۔یہ انتباہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں کشیدگی عروج پر ہے اور امریکا کی جانب سے ایران پر معاشی دباؤ بڑھانے کیلئے مختلف پابندیوں اور ناکہ بندی کے اقدامات پر غور کیا جارہا ہے۔ایرانی حکام اس سے قبل بھی متعدد بار واضح کر چکے ہیں کہ ملکی معیشت اور سمندری راستوں میں کسی بھی بیرونی مداخلت یا رکاوٹ کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔

(23)

کہ حکومت نے کسی ترمیم پر کوئی کام شروع نہیں کیا۔بیرسٹر عقیل ملک نے کہا کہ ملاقات کے لئے ایک گھنٹے کا وقت دیا گیا تھا لیکن ملاقات مقررہ وقت سے زیادہ جاری رہی، ملاقات کا دورانیہ بڑھنے کی وجوہات ابھی تک معلوم نہیں ہوسکیں۔وزیرمملکت کا کہنا تھا کہ حکومت نے ابھی تک باضابطہ طور پر کسی آئینی ترمیم پر کام شروع نہیں کیا، اگر کسی ترمیم پر کام شروع کیا گیا تو پہلے اتحادی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ نئے صوبوں کے قیام کے معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث ہونی چاہیے، جبکہ ریفرنڈم کے ذریعے نئے صوبے نہیں بنائے جا سکتے۔نئے صوبوں کے معاملے پر بھی ابھی تک کوئی باقاعدہ حکومتی پالیسی سامنے نہیں آئی جبکہ مسلم لیگ ن جلد بازی اور عجلت میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی۔بیرسٹر عقیل ملک کا کہنا تھا کہ امکان ہے 16 نومبر کو قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاس ہوں گے، ایک دو ارکان نے نئے صوبوں کے حوالے سے قراردادیں جمع کرائی ہیں، ممکن ہے ان پر پارلیمنٹ میں بحث ہو۔اپوزیشن کے دو ارکان نے بھی قرارداد جمع کرائی ہے کہ نئے صوبوں کے معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث کی جائے۔ہر جگہ نئے صوبوں کی بات ہورہی ہے تو پارلیمنٹ میں بھی اس پر بحث ہونی چاہیے۔وزیرمملکت نے کہا کہ نئے صوبوں کے حوالے سے تحریک انصاف کے پارٹی کے منشور میں نئے انتظامی یونٹس کے قیام کی حمایت موجود ہے۔ 2025 میں خیبرپختونخوا اسمبلی نے ہزارہ صوبے کے قیام کے لیے قرارداد منظور کی تھی جبکہ پی ٹی آئی کے ارکان نے بھی ہزارہ صوبے سے متعلق قرارداد جمع کرائی تھی۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا موقف ہے کہ دوسرے علاقوں میں نئے صوبے بنا لیے جائیں لیکن سندھ میں نیا صوبہ نہیں بننا چاہیے۔پی ٹی آئی رہنماؤں نے بھی کہا ہے کہ عوامی مفاد سے متعلق ترامیم پر وہ حکومت کا ساتھ دے سکتے ہیں۔عقیل ملک نے کہا کہ ریفرنڈم سے نئے صوبے نہیں بننے والے، اگر معاملہ ریفرنڈم کی طرف لے جایا جاتا ہے تو سیاست دانوں کے پاس عوام کے سامنے کوئی جواز نہیں ہوگا۔عمران خان کی رہائی سے متعلق سوال پر بیرسٹر عقیل ملک نے کہا کہ ان کی رہائی عدالتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے، قانون سے بالاتر کوئی نہیں۔عمران خان کو جب بھی اسپتال لایا جاتا ہے تو پی ٹی آئی قیادت کو آگاہ کیا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ عمران خان سے ملاقاتیں ہونی چاہئیں تاہم قانونی اور انتظامی معاملات کو اپنے طریقہ کار کے مطابق آگے بڑھنا چاہیے۔پنجاب کی سیاسی صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے بیرسٹر عقیل ملک نے کہا کہ بعض لوگوں کے بارے میں خبر آئی کہ وہ اپنے سی وی اٹھائے پھر رہے ہیں، خواہشات ہر کسی کی ہوتی ہیں اور ہر شخص بہتر سے بہتر عہدے یا موقع کی کوشش کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب اس وقت اپنی ذمہ داریوں اور کام پر توجہ دیے ہوئے ہیں، کرپشن کے الزامات لگانے والوں کو ان کے حق میں ثبوت بھی فراہم کرنے چاہئیں۔عقیل ملک نے مزید کہا کہ رابطوں کا فقدان ایک مسئلہ ہے، پارٹی کے اپنے ورکرز، ارکان قومی اسمبلی اور ارکان صوبائی اسمبلی سے رابطہ ہونا چاہیے۔بلدیاتی ادارے مضبوط ہوں تو گورننس کے مسائل میں کمی آ سکتی ہے۔انہوں نے مولانا فضل الرحمان کے گھر کے باہر جنریٹر کے معاملے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ جنریٹر سی ڈی اے کو پہلے کیوں نظر نہیں آیا؟

(24)

کرنے کی ہدایت کی ہے۔اس مقصد کے لئے انہوں نے پارلیمانی پارٹی کو خواتین کی رہائی اور دیگر تمام اہم سیاسی معاملات پر حکومت یا متعلقہ فریقین سے مذاکرات کرنے کا باضابطہ مینڈیٹ دے دیا ہے، اور پیغام دیا ہے کہ تمام خواتین اسیران کی رہائی پارٹی کی اولین ترجیح ہوگی۔دوسری جانب ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ تحریک انصاف کے دو بڑے عہدیداروں نے لطیف کھوسہ کی بانی پی ٹی آئی سے جیل میں ملاقات نہ کرائے جانے کی بھرپور کوشش کی تھی، تاہم تمام تر رکاوٹوں کے باوجود یہ ملاقات طے پاگئی اور اندرونی امور پر اہم فیصلے کیے گئے۔

(25)

لہوس بثابت کیا کہ پاکستان کے امن پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، دہشتگردی کیخلاف جنگ میں سیکورٹی اداروں کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں، پوری قوم اپنے شہدا کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔عبدالعلیم خان نے کہا کہ شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور قوم دہشت گردی کے خلاف متحد ہے، انہوں نے شہدا کے درجات کی بلندی اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

(26)

گئی، پیشہ اور تنخواہ کے علاوہ ادارہ، عہدہ، تقرری، ملازمت کا معاہدہ، تنخواہ ادائیگی کا طریقہ، ذرائع، سیلری سلپ کیوں نہیں بتایا؟ ملتان کی جائیدادوں کی مالیت فارم بی اور ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہے؟۔فارم بی میں ملتان میں دو جائیدادوں کی مالیت بظاہر 27 لاکھ اور 25 لاکھ روپے جبکہ ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں 55 لاکھ اور 70 لاکھ روپے تھی۔دستاویزات میں جائیدادوں کی ملکیت کا فرق کیوں؟ فارم بی اور ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں کونسی جائیدادیں ظاہر کی گئیں؟ ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں 2025 سے 48 مرلہ رہائشی پلاٹ کی مالیت 30 لاکھ روپے درج ہے۔پلاٹ کہاں ہے، کس سے، کیسے، کب، کس تاریخ پر خریدا گیا، ادائیگی کا ذریعہ کیا ہے؟ کیا مکمل رجسٹری، انتقال ہے؟ اسعد محمود نے 2026 کے گوشوارے میں 400 کنال زرعی زمین کے لیز ایڈوانس کی مد میں 50 لاکھ روپے ظاہر کیے۔سوال یہ ہے کہ زمین کہاں ہے، اصل مالک کون، لیز کتنے سال کی ہے، رقم کسے ادا کی، لیز معاہدہ، ادائیگی کا ثبوت کہاں ہے؟ جائیداد سے سالانہ کرایہ آمدن 2024 کو 3.48 لاکھ، 2025 میں 23.04 لاکھ اور 2026 میں 21.80 لاکھ روپے ظاہر کی گئی۔جائیدادیں کہاں ہیں، کرایہ دار کون ہے، کرایہ کس بینک اکاؤنٹ میں موصول ہوتا ہے، کرایہ نامہ، ٹیکس ریکارڈ کہاں ہے؟ اسعد محمود کے 2025 کے گوشوارے میں نعیم حیدر گرمانی کو 30 لاکھ روپے ادائیگی کس مد میں کی گئی؟ ویلتھ اسٹیٹمنٹ میں اثاثے 2023 میں 96.24 لاکھ سے 2025 میں تقریباً 1 کروڑ 75 لاکھ روپے کیسے ہوگئے؟ کیا اسعد محمود کے پاس اس بات کا جواب، دستاویزات ہیں کہ اثاثوں میں 79 لاکھ روپے کا اضافہ کیسے ہوا؟ جائیدادوں اور دیگر اثاثوں کی ظاہر کردہ مالیت کم کیوں لکھی گئی، قیمتوں کے تعین کا معیار کیا تھا؟ جی سکس فور اسلام آباد میں مبینہ تین گھر، مہنگی ترین کروڑوں کی گاڑیاں گوشواروں سے کیوں غائب ہیں؟ کیا اسعد محمود تمام اثاثوں، جائیدادوں، آمدن، اخراجات، بینک بیلنس، قرضوں کی تفصیلات پیش کر سکتے ہیں؟ کیا اسعد محمود گزشتہ چھ سال کے ٹیکس ریٹرنز، ویلتھ اور بینک اسٹیٹمنٹس کا حساب دیں گے؟ کیا اسعد محمود وصول کردہ تنخواہ، جائیدادوں کا ریکارڈ، لیز معاہدات کی آزادانہ جانچ کے لیے تیار ہیں؟ کیا اسعد محمود فارم بی اور ویلتھ اسٹیٹمنٹس میں موجود مبینہ تضادات کا مفصل جواب دیں گے؟

(27)

ہونے پر فیصلہ محفوظ کرتے ہوئے ریمارکس دیے کہ اگر کوئی کروڑوں روپے خرچ کرتا ہے تو اس میں عدالت کیا کرے؟ یہ تو بہت الارمنگ ہے کہ الیکشن پر کروڑ روپے خرچ کر کے کہیں گے کہ ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا۔جسٹس عمیر مجید ملک نے چوہدری امجد علی کی درخواست پر سماعت کی۔عدالت نے درخواست گزار کی جانب سے بلدیاتی انتخابات کا شیڈول معطل کرنے کی متفرق درخواست پر بھی فیصلہ محفوظ کیا۔دوران سماعت، وکیل درخواست گزار عادل عزیز قاضی نے دلائل دیے کہ 2024 میں نئی حلقہ بندیاں کی گئیں، پھر الیکشن شیڈول آیا اور 2026 میں نیا لوکل گورنمنٹ الیکشن آرڈیننس آگیا۔جسٹس عمیر مجید ملک نے استفسار کیا کہ کیا وہ اب قانون بن گیا؟ وکیل درخواست گزار نے بتایا کہ نہیں، وہ کابینہ سے منظور ہو کر اب پارلیمنٹ پہنچا ہے، نیا آرڈیننس آیا تو پرانا الیکشن شیڈول واپس، نئی حلقہ بندیاں بھی ختم ہوگئیں۔

(28)

میں ایک جانب سے بیڑا مرہٹہ بگٹی جبکہ دوسری جانب سے رمضان لنڈ کانی کلپر بگٹی کا بیٹا جاں بحق ہوا ہے۔واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی پائی جاتی ہے، جبکہ واقعے کی مزید تفصیلات تاحال سامنے نہیں آسکیں۔مزید تفصیلات اور جاں بحق افراد کے ناموں کی تصدیق کا انتظار ہے۔

(29)

کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔دوسری جانب ڈی آئی خان میں دہشت گردوں نے بارود سے بھری گاڑی تھانہ بندکوئی کے مین گیٹ سے ٹکرا دی۔پولیس کے مطابق دھماکے کے نتیجے میں تھانے کا مین گیٹ اور دیوار مکمل طور پر تباہ ہوگئی، تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، پولیس کے پہنچنے پر دہشت گرد پسپا ہو کر فرار ہوگئے۔

(30)

کو گرفتار کر کے قانونی کارروائی کے بعد جیل منتقل کر دیا گیا۔اسسٹنٹ کمشنر صدر محمد یوسف ہاشمی نے واضح کیا کہ سب ڈویژن میں غیر قانونی صنعتی سرگرمیوں اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور کسی کو بھی غیر قانونی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(31)

وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کردی۔درخواست میں عدالت سے 5 نومبر 2026ء کو کے پی حکومت کی دائر درخواستوں پر جاری حکم پر نظر ثانی کی استدعا کی گئی ہے۔ایمرجنسی اور گورنر راج کے خلاف دائر درخواستوں میں وزیراعلیٰ اور اسپیکر کی رہائی کی بھی استدعا کی گئی ہے۔درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ بیرسٹر گوہر اور دیگر درخواست گزاروں کو فریق بنا کر ان کا مؤقف بھی سنا جائے۔درخواست میں کہا گیا ہے کہ 5 نومبر کے حکم سے پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت آئینی درخواستوں کی کارروائی متاثر ہوئی۔درخواست میں یہ استدعا بھی کی گئی ہے کہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ اور انصاف تک رسائی یقینی بنائی جائے۔

(32)

پر غور کر رہے ہیں، جبکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے انہیں ایرانی حکام سے مذاکرات کا اختیار بھی دے دیا ہے۔مرکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق جے ڈی وینس ایران جنگ ختم کرتے کیلئے ایران کی قدامت پسند قیادت سے ملنے پر آمادہ ہیں۔صدر ٹرمپ بھی کہہ چکے ہیں کہ وہ ایران سے مذاکرات کی بحالی پر تیار ہیں اور جے ڈی وینس کو معاملے پر اختیارات دیدیے ہیں۔رپورٹ کے مطابق صدر ٹرمپ نے اپنے معاونین اور بعض عالمی رہنماؤں کو بتایا ہے کہ انہوں نے جے ڈی وینس کو ایران کے ساتھ مذاکرات کرنے کی اجازت دے دی ہے۔امریکی حکام کا کہنا ہے کہ وینس کو ایرانی عہدیداروں سے براہ راست ملاقات کے لیے بھیجنے سے متعلق بات چیت ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔

(33)

آمد کرنا نہیں، بلکہ پاکستان کی پوری معدنی ویلیو چین کو ترقی دینا ہے، پالیسیاں بہتر کر کے پاکستان کے منرل سیکٹر کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔نائب وزیراعظم اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم 2026 میں شریک مندوبین کا خیرمقدم کرتے ہیں، فورم 2026 کا انعقاد معدنی شعبے کی ترقی کے لیے خوش آئند اور بیرونی سرمایہ کاروں کی پاکستان میں دلچسپی کا عکاس ہے۔انہوں نے کہا کہ مباحثے میں تمام رہنماؤں نے اپنے خیالات میں اتحاد اور واضح موقف کا اظہار کیا، پورے پاکستان کی قیادت کے خیالات میں ہم آہنگی اور یکجہتی قابل تحسین ہے، قیادت کے خیالات میں اہم آہنگی دیکھ کر خوشی ہوئی۔ان کا کہنا تھا کہ معدنی شعبے میں دیرپا شراکت داری کے عزم پر عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد قابل تحسین ہے، وزیراعظم اور حکومت کی طرف سے فورم کے انعقاد کا خیرمقدم کرتا ہوں، معدنی صلاحیتوں کو متعارف کرانے میں وزارت خارجہ و سفارتی مشنز نے اہم کردار ادا کیا۔اسحاق ڈار نے کہا کہ پاکستان صاف توانائی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور صنعتی پیداوار کے عالمی شعبوں میں فعال کردار چاہتا ہے، پاکستان اپنی معاشی ترقی کے اہم مرحلے پر کھڑا ہے، مالیاتی نظم وضبط، اصلاحات اور احتیاطی مالیاتی انتظام سے معاشی استحکام میں اہم پیشرفت کی۔وزیرخارجہ کا کہنا تھا کہ پاکستان کے میکرو لیول استحکام کیلئے کافی کام کیا گیا ہے، معدنی وسائل کی ترقی پاکستان کی معاشی تبدیلی کے اگلے مرحلے کا اہم حصہ ہے، پاکستان کا مقصد صرف معدنیات نکال کر خام شکل میں برآمد کرنا نہیں، پاکستان کی پوری معدنی ویلیو چین کو ترقی دینا ہے۔انہوں نے کہا کہ معدنیات پر پراسیسنگ، صفائی و مصنوعات تیار کرنے کی صلاحیت بتدریج بڑھانا چاہتے ہیں، معدنی شعبے میں کان کنی، ٹیکنالوجی، پراسیسنگ اور توانائی میں سرمایہ کاری درکار ہے، معدنی ترقی سے انجینئرنگ، آٹومیشن، خدمات اور مصنوعات تیاری کے مواقع پیدا ہوں گے۔نائب وزیراعظم کا کہنا تھا کہ بلوچستان پاکستان کا منرلز کا مستقبل ہے، کلین انرجی اور الیکٹرک گاڑیوں کے باعث تانبے اور دیگر معدنیات کی طلب بڑھ گئی ہے، عالمی سطح پر عدم فراہمی کے ذرائع میں تنوع اور مضبوط سپلائی چین کیلئے کوشاں ہیں۔

(34)

موسمیاتی تبدیلی کانفرنس کوپ 31 کے موقع پر سوڈان، فن لینڈ اور عراق کے صدور سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، جن میں دوطرفہ تعلقات، تجارت، سرمایہ کاری، موسمیاتی تبدیلی اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔سوڈان کی عبوری خودمختار کونسل کے صدر جنرل عبدالفتاح البرہان سے ملاقات میں وزیراعظم نے سوڈان کی خودمختاری، اتحاد اور علاقائی سالمیت کے لیے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا اور سوڈانی عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔دونوں رہنماؤں نے مختلف شعبوں میں تعاون اور موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی رابطوں کے فروغ پر بھی اتفاق کیا۔فن لینڈ کے صدر الیگزینڈر اسٹب سے ملاقات میں وزیراعظم نے تجارت، سرمایہ کاری، تعلیم، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر زور دیا۔انہوں نے پاکستان میں فن لینڈ کی کمپنیوں کی موجودگی کا خیرمقدم کرتے ہوئے ٹیلی کمیونیکیشن، جدید مینوفیکچرنگ، ماحول دوست ٹیکنالوجی اور کان کنی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ملاقات میں سیلاب کی پیشگی اطلاع، آبی وسائل کے انتظام، گلیشیئرز کی نگرانی اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے فن لینڈ کی تکنیکی مہارت سے استفادہ کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔فن لینڈ کے صدر نے ایران اور امریکا کے درمیان مذاکرات اور ثالثی میں پاکستان کے کردار کو سراہا۔وزیراعظم نے انہیں پاکستان کے سرکاری دورے کی دعوت بھی دی۔عراق کے صدر نزار محمد سعید الامیدی سے ملاقات میں وزیراعظم نے عراق میں کامیاب پارلیمانی انتخابات اور نئی حکومت کی تشکیل پر مبارکباد دی۔دونوں رہنماؤں نے تجارت، سرمایہ کاری، افرادی قوت، تعمیر نو، زراعت اور دفاع سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر گفتگو کی۔وزیراعظم نے عراق کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے لیے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا جبکہ پاکستانی زائرین کو سہولیات فراہم کرنے پر عراقی حکومت کے تعاون کو سراہا۔دونوں رہنماں نے اعلیٰ سطح کے روابط جاری رکھنے اور باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔

(35)

اد چوہدری نے کہا کہ آئینی ترمیم کے لیے پہلے ریفرنڈم کرانے کی تجویز زیرغور ہے، جس کے ذریعے حاصل ہونے والی عوامی منظوری کو آئینی ترمیم کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔فواد چوہدری کہنا تھا کہ ابھی تک جن لوگوں اور دوستوں سے میری بات ہوئی ہے، اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ترمیم28)ویں آئینی ترمیم (کامل 15 جنوری سے آگے نہیں جائے گا، اور یہ 15 جنوری سے پہلے ہی ہوجائے گا۔فواد چوہدری نے کہا کہ آئینی ترمیم کے حوالے سے وکلا کے دو قانونی گروپس کام کر رہے ہیں، ایک فروغ نسیم اور دوسرا گروپ سابق اٹارنی جنرل منصور اعوان کا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ نئے صوبوں کے قیام کے معاملے پر پہلے ریفرنڈم کرانے کی تجویز بھی زیر بحث ہے۔ان کے بقول ریفرنڈم سے حاصل ہونے والی منظوری اسمبلی کو آئینی ترمیم کی طرف لانے میں مدد دے سکتی ہے، بصورت دیگر یہ معاملہ وفاقی آئینی عدالت) ایف سی سی (میں بھی لے جایا جاسکتا ہے۔فواد چوہدری نے کہا کہ ان کے خیال میں مسلم لیگ) ن (اور پیپلز پارٹی دونوں فی الحال اس اقدام کے لیے تیار نہیں ہیں۔انہوں نے سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کا مقف مسلم لیگ) ن (کے خلاف جارحانہ دکھائی دیتا ہے تاہم مسلم لیگ) ن (کا رویہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی اپنا مقف پیش کرتی رہے لیکن وہ اس کے پیچھے کھڑی ہے۔انہوں نے کہا کہ دیکھنا یہ ہوگا کہ آیا مجوزہ آئینی اقدام بھی کینال کے منصوبے کی طرح روک دیا جاتا ہے یا اس مرتبہ اسٹیبلشمنٹ ملک میں گورننس کا ایک بڑا ہیں۔وزیراعلیٰ پنجاب کی تبدیلی سے متعلق افواہوں پر سابق وفاقی وزیر نے کہا کہ مریم نواز ایک بہت مضبوط خاتون ہیں، انہوں نے اپنے والد کی لڑائی بھی لڑی ہے، ان کو کریڈٹ جاتا ہے لیکن انہوں نے جتنا جارحانہ رویہ چوہدری سالک حسین سے متعلق اختیار کیا ہے تو اس کے پیچھے صرف یہی معاملہ تو نہیں، انہوں (مریم نواز) نے حالیہ بیانات میں واضح کردیا ہے کہ میرے خلاف سازشیں ہورہی ہیں، اور وہ سازش سرمایہ داروں کا ایک گروپ کررہا ہے اور میں اس کے خلاف کھڑی ہوں۔انہوں نے مزید کہا کہ اب دیکھنا یہ ہے کہ شریف خاندان اس معاملے پر کس طرح قابو پاتا ہے لیکن پنجاب کی حد تک تو یہ بات طے ہے کہ وہاں میلہ سج گیا ہے۔

(36)

بتایا کہ جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں نصیر اسپتال کی عمارت پر اسرائیلی فضائی حملے میں 6 افراد شہید اور 20 زخمی ہوگئے۔ترجمان کے مطابق حملہ جمعرات کی صبح سویرے کیا گیا۔غزہ کی شہری دفاعی سروس کے ترجمان محمود باسل نے بتایا کہ اسرائیلی فضائی حملے میں اسپتال کے سرجری ڈیپارٹمنٹ کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔جس سے عمارت کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا، طبی عملے نے شہید ہونے والے سرجن کی شناخت رزق ابوشعیرہ کے نام سے کی ہے۔غزہ اسپورٹس کلب کے 20 سالہ گول کیپر محمود عبدالمالک بھی فضائی حملے میں شہید ہوئے۔اسرائیلی فورسز نے اسپتال میں ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی کا اعتراف بھی کیا ہے۔غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق جنگ بندی معاہدے کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں اب تک کم از کم 1600 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔فلسطینی حکام کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں اسرائیل پر حملے کے بعد غزہ پر شروع ہونے والی اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں اب تک خواتین اور بچوں سمیت 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔ادھر فارمولا ون چیمپئن لوئس ہیملٹن نے کہا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی جانب سے گزشتہ 3 برس سے جاری نسل کشی کے مناظر انتہائی افسوسناک ہیں۔انہوں نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ لوگوں کو آزادی، تحفظ اور عزت سے محروم رکھنا ناانصافی ہے، کسی بھی انسان کی زندگی دوسروں سے کم نہیں سمجھی جانی چاہیے۔انہوں نے مصر میں رفح سرحدی گزرگاہ کے دورے کے بعد اسرائیل سے غزہ میں امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ان کا کہنا ہے کہ میں نے سرحد پر خوراک سے لدے امدادی ٹرکوں کی طویل قطاریں دیکھیں، جو غزہ میں داخلے کے لیے تیار کھڑے تھے، انہیں اکثر روک لیا جاتا ہے یا داخلے میں طویل تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(37)

مراکز کا مقصد خواتین سائلین کو محفوظ، باوقار اور قابل رسائی ماحول میں رہنمائی اور معاونت فراہم کرنا ہے۔اجلاس میں رجسٹرار سپریم کورٹ، سیکرٹری لا اینڈ جسٹس کمیشن کیپٹن ریٹائرڈ مشتاق احمد، رجسٹرار بلوچستان ہائیکورٹ ناصر خان، انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹیکٹس پاکستان کی سابق چیئرپرسن رویدہ حمایت، نیسپاک کے جنرل منیجر فیصل مجید اور وقار شیخ سمیت متعلقہ کمیٹیوں کے ارکان نے شرکت کی۔چاروں صوبوں میں تعینات لا اینڈ جسٹس کمیشن کے ریذیڈنٹ ایڈیشنل سیکرٹریز اور ڈیزائن مقابلے میں پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے آرکیٹیکٹس نے بھی ویڈیو لنک کے ذریعے اجلاس میں شرکت کی۔چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے سال 2025-26 کے دوران عدالتی سہولیات کی فراہمی سے متعلق اصلاحات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عدالتوں اور بار ایسوسی ایشنز کو بلاتعطل بجلی، ای لائبریریز، انٹرنیٹ اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔انہوں نے کہا کہ اسلام آباد سمیت ملک بھر کی عدالتوں اور بار ایسوسی ایشنز میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں۔چیف جسٹس پاکستان نے کہا کہ سال 2026-27 میں چاروں صوبوں اور اسلام آباد میں ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز کا قیام اہم ترجیح ہے، ان مراکز میں خواتین کو ایک ہی چھت تلے معلومات، رہنمائی اور قانونی معاونت فراہم کی جائے گی، ون ونڈو سہولت سے خواتین سائلین کو مختلف دفاتر کے چکر لگانے اور بار بار عدالت آنے کی ضرورت کم ہوگی۔مراکز میں استقبالیہ، رہنمائی ڈیسک، آرام دہ انتظار گاہیں، صاف ستھرے واش رومز، خواتین کے لیے علیحدہ مشاورتی کمرے، قانونی مشورے اور معاونت کی سہولیات فراہم کی جائیں گی، جبکہ ثالثی اور متبادل حل تنازعات کے لیے مخصوص جگہ بھی مختص ہوگی۔منصوبے میں ضرورت مند خواتین کے لیے نفسیاتی و سماجی معاونت، متعلقہ اداروں تک رسائی اور معذوری کی حامل خواتین کے لیے قابل رسائی داخلی راستے، ریمپس اور واضح رہنما علامات کی فراہمی بھی شامل ہے، ضرورت کے مطابق بچوں سے ملاقات اور باوقار رابطے کے لیے مناسب جگہ بھی مختص کی جائے گی۔چیف جسٹس نے کہا کہ ویمن فیسیلیٹیشن سینٹرز خواتین کی رازداری، تحفظ، وقار اور انصاف تک آسان رسائی یقینی بنانے کے لیے قائم کیے جا رہے ہیں، ان مراکز سے خواتین کو عدالتی طریقہ کار سمجھنے اور قانونی حقوق کے حصول میں درپیش عملی مشکلات کم کرنے میں مدد ملے گی۔انہوں نے بتایا کہ انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹیکٹس پاکستان کے تعاون سے مراکز کے ڈیزائن کا ملک گیر مقابلہ منعقد کیا گیا، مقابلے میں کامیاب ہونے والے تین بہترین ڈیزائن تمام ہائیکورٹس کو فراہم کردیے گئے ہیں تاکہ مقامی ضروریات کے مطابق موزوں ڈیزائن اختیار کیا جا سکے۔اجلاس میں بتایا گیا کہ چاروں صوبوں کی متعلقہ ہائیکورٹس سے مشاورت مکمل کرلی گئی ہے اور پہلے چار مراکز کے لیے جگہوں کی نشاندہی بھی کردی گئی ہے۔

(38)

اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈومیسٹک ساورن سکوک اجرا اسلامی مالیاتی نظام کی بڑی کامیابی ہے۔انہوں نے کہا کہ 10 کھرب روپے کا اجرا معیشت کیلئے مثبت پیش رفت ہے، اسلامی بینکاری اور سکوک مارکیٹ مستحکم ہورہی ہے، حکومت اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ کیلئے پرعزم ہے، پاکستان میں اسلامی فنانس کو فروغ مل رہا ہے۔وزیرخزانہ نے مزید کہا کہ سکوک سے قرضوں کی مدت میں توسیع اور لاگت میں کمی میں مدد ملی، سکوک مارکیٹنگ ایکو سسٹم کیلئے متعلقہ اداروں نے مل کر کام کرنا ہے، سکوک اجرا کے حوالے سے آغاز اچھا ہے، مثبت رجحان کو برقرار رکھنا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ شرعی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے پرعزم ہیں، پاکستان میں اسلامی بینکاری مسلسل فروغ پارہی ہے، پاکستان میں سکوک کی مارکیٹ مستحکم ہورہی ہے، مالیاتی شعبے کے لیے ریگولیٹرز کواپ گریڈ کررہے ہیں۔محمد اورنگزیب نے کہا کہ بہتر ریگولیشن کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کو مزید فعال بنا رہے ہیں، معاشی ترقی کے حصول کے لیے جدید طریقہ کار اپنا رہے ہیں، حکومت شرعی اصولوں کیمطابق اسلامی بینکاری کو جدید بنارہی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں سرمایہ کاروں کا اسلامی بینکاری کی پروڈکٹس پر اعتماد بڑھ رہا ہے، اسلامی بینکاری ملک میں جدید بینکاری سے ہم آہنگ ہورہی ہے۔

ڈاکٹر گلالئی رحمان: طب، غذائیت، تحقیق اور صحتِ عامہ کے میدان میں ایک نمایاں علمی و پیشہ ورانہ سفر

خانوزئی، پشین سے آکسفورڈ یونیورسٹی اور جاپان تک کا سفر؛

ایم بی بی ایس ڈاکٹر سے کلینیکل نیوٹریشن کے شعبے میں پیشہ ورانہ شناخت، بین الاقوامی تحقیقی تجربہ،

خواتین اور بچوں کی صحت کیلئے خدمات اور غیر متعدی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے آگاہی کا مشن









خصوصی تحریر: مجیب ترین



بلوچستان سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر گلالئی رحمان کا پیشہ ورانہ سفر طب، غذائیت، تحقیق، تدریس اور صحتِ عامہ کے مختلف شعبوں پر محیط ہے۔ وہ کلینیکل نیوٹریشنسٹ، پبلک ہیلتھ اسپیشلسٹ، محقق، ماہر تعلیم اور بین الاقوامی فیلو ہیں۔ ان کی پیشہ ورانہ شناخت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ انہوں نے روایتی طبی علاج کے ساتھ ساتھ غذائی عادات اور طرزِ زندگی سے پیدا ہونے والی غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام، متوازن غذا اور صحت مند طرزِ زندگی کے فروغ کو اپنی جدوجہد کا بنیادی حصہ بنایا ہے۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان کا تعلق خانوزئی، ضلع پشین سے ہے۔ ان کے مطابق ان کے والد اپنے علاقے کے پہلے انجینئر تھے، جنہوں نے ان کی تعلیم اور آگے بڑھنے کے خوابوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کی۔ وہ اپنی والدہ کو بھی اپنی تربیت اور تعلیمی بنیاد اہم قرار دیتی ہیں۔ ان کی والدہ اگرچہ رسمی طور پر تعلیم یافتہ نہیں تھیں، لیکن انہیں تعلیم اور تربیت دونوں کی اہمیت کا بھرپور ادراک تھا۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان بتاتی ہیں کہ ان کی والدہ نے انہیں قرآنِ پاک، اسلامیات اور اردو پڑھائی، جبکہ ان کے والد فزکس اور ریاضی کی تعلیم دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم کے دوران بھی کسی کمیشن یا نجی اکیڈمی سے تعلیم حاصل نہیں کی، بلکہ گھر ہی میں والدین ان کے استاد اور رہنما تھے۔ ان کے نزدیک یہ ان کی زندگی کا ایک اہم تجربہ ہے کہ والدین کی توجہ، وقت اور دلچسپی بچوں کی تعلیمی و شخصی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

تعلیم، تحقیق اور بین الاقوامی تجربہ



ڈاکٹر گلالئی رحمان نے ایم بی بی ایس کے بعد پبلک ہیلتھ اور نیوٹریشن کے شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کی تعلیمی قابلیت میں ایم ایس پی ایچ، ایم ایس نیوٹریشن، ہیومن ڈائٹ اینڈ نیوٹریشن میں ڈپلومہ اور فوڈ سائنس اینڈ نیوٹریشن میں پی ایچ ڈی اکاڈمک حیثیت شامل ہے۔ ان کے تحقیقی اور علمی سفر میں برطانیہ کی یونیورسٹی آف آکسفورڈ اور پاکستان کی آغا خان یونیورسٹی ہسپتال سے ریسرچ فیلو کی حیثیت سے وابستگی شامل رہی ہے۔ جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کے تحت انہیں جاپان میں فیلوشپ کا موقع بھی ملا، جہاں انہوں نے اسکول ہیلتھ، نیوٹریشن اور جاپانی غذائی تعلیمی تصور "شوکیوکو" (Shokuiku) کے حوالے سے خصوصی تجربہ حاصل کیا۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان کے مطابق، وہ بل گیٹس فاؤنڈیشن کی مالی معاونت سے بلوچستان میں نوعمر لڑکیوں کی غذائیت سے متعلق تحقیقی منصوبے کی پرنسپل انویسٹیگیٹر بھی رہ چکی ہیں۔ ان کے علمی و تحقیقی کام میں تقریباً 20 سائنسی تحقیقی اشاعتیں شامل ہیں۔

ایم بی بی ایس ڈاکٹر سے کلینیکل نیوٹریشن کے شعبے تک

ڈاکٹر گلالئی رحمان اپنے پیشہ ورانہ سفر کے بارے میں بتاتی ہیں کہ وہ بنیادی طور پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں، لیکن انہوں نے اپنے کیریئر کا رخ نیوٹریشن اور غذائیت کی جانب موڑا، کیونکہ وہ بیماریوں کے علاج کے ساتھ ان کی بنیادی وجوہات، غذائی عادات اور طرزِ زندگی پر بھی کام کرنا چاہتی تھیں۔ ان کے بقول، بہت سی دائمی بیماریوں میں مریضوں کو طویل عرصے، بعض صورتوں میں زندگی بھر، ادویات استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ اسی لیے انہوں نے غذائیت اور احتیاطی صحت کے شعبے کو اپنی پیشہ ورانہ توجہ کا مرکز بنایا، تاکہ لوگوں کو بیماری لاحق ہونے سے پہلے اپنی صحت کی حفاظت کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ ان کا بنیادی سوال ہے: "آخر ہم بیماری میں مبتلا ہی کیوں ہوں؟ ہم پہلے سے اس کی روک تھام پر توجہ کیوں نہیں دیتے؟" یہی سوچ ان کے پیشہ ورانہ فلسفے اور عوامی آگاہی کے مشن کی بنیاد ہے۔ ان کے نزدیک طبی علاج اپنی جگہ ضروری ہے، لیکن صحت مند غذا، مناسب جسمانی سرگرمی، وزن میں توازن، بروقت تشخیص اور احتیاطی تدابیر کے ذریعے بیماریوں کے خطرات کم کرنے پر بھی بھرپور توجہ دینی چاہیے۔

غیر متعدی بیماریوں کے خلاف آگاہی: ان کا بنیادی مشن

ڈاکٹر گلالئی رحمان کہتی ہیں کہ ان کا ایک اہم مشن عوام میں غیر متعدی بیماریوں (Non Communicable Diseases – NCDs) کے حوالے سے شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے۔ ان بیماریوں میں ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، کینسر، امراضِ قلب و شریانیں (CVD)، گردوں کے امراض اور خواتین میں پائی جانے والی پولی سسٹک اوورین سنڈروم (PCOS) شامل ہیں۔ ان کے مطابق، ان بیماریوں کا علاج اکثر طویل، پیچیدہ اور مہنگا ہوتا ہے، جس سے مریضوں کے ساتھ ساتھ ان کے خاندانوں پر بھی بھاری مالی بوجھ پڑتا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ پاکستان جیسے محدود معاشی وسائل رکھنے والے ملک میں بیماریوں کے علاج پر بڑھتے ہوئے اخراجات ایک بڑا چیلنج ہیں۔ ان کے نزدیک بیماریوں کی روک تھام اور عوامی آگاہی کو ترجیح دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ وہ ذیابیطس کے بڑھتے ہوئے مسئلے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ پاکستان میں ذیابیطس کا بوجھ بہت زیادہ ہے اور یہ بیماری مریض کی زندگی کے ساتھ اس کے خاندان کے مالی وسائل کو بھی متاثر کرتی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو طویل مدتی ادویات، بلڈ گلوکوز ٹیسٹ اور غذائی احتیاط کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

گردوں کے امراض کی مثال: علاج کے بھاری اخراجات اور بچاؤ کی اہمیت

ڈاکٹر گلالئی رحمان گردوں کے امراض کی مثال دیتے ہوئے بتاتی ہیں کہ جب کوئی مریض گردوں کی ناکامی (FailureRenal) کے باعث ڈائیلاسز کا محتاج ہو جاتا ہے تو اس کے علاج پر مسلسل بھاری اخراجات آتے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق، ڈائیلاسز کے ایک سیشن پر تقریباً 14 ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں اور مریض کو ہفتے میں کم از کم دو سیشن کروانے پڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح گردوں کی پیوندکاری (TransplanKidney) پر تقریباً 2 لاکھ روپے خرچ آتے ہیں، جبکہ اس کے بعد ادویات اور دیگر طبی ضروریات کے اخراجات الگ ہوتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ اگرچہ ہر شخص کو گردوں کے مرض سے بچاؤ ممکن نہیں، تاہم ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر پر قابو، صحت مند غذائی عادات، مناسب طبی معائنے اور بروقت تشخیص کے ذریعے گردوں کے کئی امراض کے خطرات کم کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک اصل ضرورت یہ ہے کہ لوگ اس وقت کا انتظار نہ کریں جب انہیں ڈائیلاسز یا پیوندکاری کی ضرورت پیش آئے، بلکہ پہلے ہی اپنی صحت کی حفاظت کے لیے عملی اقدامات کریں۔

غذا میں تبدیلی، بہتر صحت مند زندگی کی بنیاد

ڈاکٹر گلالئی رحمان کا کہنا ہے کہ صرف اپنی غذائی عادات میں مثبت تبدیلیاں لا کر بھی صحت کے شعبے میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ ان کے مطابق متوازن غذا، مناسب مقدار میں خوراک، سبزیوں اور پھلوں کا استعمال، چینی، نمک اور غیر صحت بخش چکنائی میں کمی اور غیر ضروری پراسیسڈ فوڈز پر بہتر صحت مند زندگی کی جانب اہم اقدامات ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ روزمرہ خوراک کے انتخاب میں شعوری تبدیلی بہت سے امراض کے خطرات کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ ان کے نزدیک لوگوں کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ صحت مند رہنے کے لیے صرف بیماری کے بعد علاج کروانا کافی نہیں، بلکہ روزمرہ زندگی میں درست غذائی عادات اپنانا بھی ضروری ہے۔ ان کا پیغام ہے: "صرف اپنی غذا میں مثبت تبدیلی لا کر ہم اپنی صحت میں بہت بڑی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔"

سرکاری شعبہ صحت میں اہم ذمہ داریاں

ڈاکٹر گلالئی رحمان نے بلوچستان کے سرکاری شعبہ صحت میں بھی مختلف اہم ذمہ داریاں انجام دی ہیں۔ وہ ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ، محکمہ صحت حکومتِ بلوچستان کے عہدے پر خدمات انجام دے چکی ہیں، جبکہ نیوٹریشن ڈائریکٹوریٹ میں ڈپٹی ڈائریکٹر نیوٹریشن کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ان کے پیشہ ورانہ تجربے میں صوبائی ای پی آئی کنٹرول پروگرام میں صوبائی فوکل پرسن کی ذمہ داری بھی شامل ہے، جس پر وہ اپنے موجودہ تعارف کے مطابق خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بلوچستان یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز، کوئٹہ میں کنسلٹنٹ نیوٹریشنسٹ اور ہیڈ آف فوڈ اینڈ نیوٹریشن سروسز کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے چکی ہیں۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان نے بلوچستان میں غیر متعدی بیماریوں کے کنٹرول پروگرام، یعنی NCD Balochistan کے مطابق وہ اس ادارے کے شعب؟ فوڈ پروگرام، یعنی NCD Balochistan کے مطابق وہ اس ادارے کے شعبہ؟ فوڈ





















رکھتیں۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں پر اپنی پیشہ ورانہ خواہشات مسلط نہیں کیں، بلکہ انہیں اپنی دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق مستقبل کا راستہ منتخب کرنے کا اختیار دیا ہے۔ ان کے نزدیک والدین کا کام بچوں پر اپنی خواہشات مسلط کرنا نہیں، بلکہ ان کی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کے منتخب کردہ راستے میں ان کا ساتھ دینا ہے۔

شوہر کی حوصلہ افزائی اور خاندان کا تعاون

ڈاکٹر گلالئی رحمان اپنے خاندانی سفر میں اپنے شوہر کے تعاون کو بھی اہم قرار دیتی ہیں۔ وہ انہیں ایک بہترین انسان اور اپنی پیشہ ورانہ و تعلیمی زندگی میں حوصلہ افزائی کرنے والا ساتھی قرار دیتی ہیں۔ ان کے فراہم کردہ تعارف کے مطابق، ان کے شوہر بلوچستان کے پہلے ہاری ایکٹر سرجن ہیں۔ وہ اپنے پانچ بچوں کو اپنی زندگی کا اہم سرمایہ قرار دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اپنی تعلیمی قابلیت، تحقیقی کام اور پیشہ ورانہ تجربے سے ہر جگہ انہیں اپنے خاندان پر فخر ہے۔ وہ خود کو ایک ماں، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے بھی اپنی ذمہ داریوں سے وابستہ سمجھتی ہیں۔

خواتین کی صلاحیتوں کے حوالے سے ان کا پیغام ہے:

"ہر عورت اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا ایک شاہکار ہے، لیکن اسے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے خاندان اور معاشرے کی معاونت، اعتماد اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔" وہ سمجھتی ہیں کہ خواتین کو تعلیم، پیشہ ورانہ ترقی اور خاندانی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنے کے لیے تعاون اور سازگار ماحول فراہم کرنا ضروری ہے۔

ایک صحت مند بلوچستان کا خواب

ڈاکٹر گلالئی رحمان کا تعلیمی، تحقیقی اور پیشہ ورانہ سفر اس سوچ کی عکاسی کرتا ہے کہ صحت صرف بیماری کے علاج کا نام نہیں بلکہ بیماریوں سے بچاؤ، درست غذائی عادات، بروقت تشخیص اور صحت مند طرزِ زندگی کا مجموعہ ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ بلوچستان کے عوام ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، کینسر، امراضِ قلب، گردوں کے امراض اور دیگر غیر متعدی بیماریوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہ ہوں۔ ان کے نزدیک عوامی شعور، غذائی اصلاحات، احتیاطی تدابیر اور بروقت طبی رہنمائی کے ذریعے ان بیماریوں کے خطرات کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان کا پیغام واضح ہے کہ: "ہمیں بیماری کے بعد علاج کیساتھ بیماری سے پہلے بچاؤ پر بھی توجہ دینی ہوگی۔ صحت مند غذا اور بہتر طرزِ زندگی کو روزمرہ معمول بنانا ہوگا، تاکہ افراد، خاندان اور معاشرے بیماریوں کے انسانی اور مالی بوجھ سے محفوظ رہ سکیں۔ ڈاکٹر گلالئی رحمان کے نزدیک اصل کامیابی صرف بیماری کا علاج کرنا نہیں، بلکہ لوگوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی صحت کی حفاظت کرنا سیکھیں۔ یہی ان کا مشن اور ایک صحت مند بلوچستان کے لیے ان کی جدوجہد ہے۔

بیٹیوں کی صلاحیتوں پر اعتماد اور اپنی پسند کے شعبے کے انتخاب کی آزادی

ڈاکٹر گلالئی رحمان اپنی بیٹیوں کی تعلیمی کامیابیوں اور صلاحیتوں کا ذکر فخر سے کرتی ہیں۔ ان کے مطابق، ان کی بڑی بیٹی نے او لیولز میں پورے پاکستان میں ٹاپ کیا۔ وہ ایک اچھی مصورہ ہونے کے ساتھ ساتھ ریاضی میں بھی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر صابیہ بتاتی ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کی دلچسپی اور صلاحیتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسے اپنی پسند کا شعبہ منتخب کرنے کی آزادی دی، اور اس نے انجینئرنگ کا انتخاب کیا۔ ان کے مطابق، ان کی بڑی بیٹی کو امریکہ کی براؤن یونیورسٹی، جو آئیوی لیگ کا ایک معروف تعلیمی ادارہ ہے، سے وظیفہ (اسکالرشپ) حاصل ہوئی۔ وہ ان کے فراہم کردہ تعارف کے مطابق بلوچستان کی پہلی طالبہ ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔ ان کی بڑی بیٹی کو انہوں نے اپنی زندگی کا ایک اہم اور متاثر کن پہلو ان کا خاندانی سفر بھی ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ پہلی اولاد کی پیدائش کے بعد انہوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ روک دیا اور تقریباً تیرہ سال اپنے بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کے لیے وقف کیے۔ ان کے مطابق، انہوں نے اس عرصے میں ماں کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کو ترجیح دی، کیونکہ ان کا یقین تھا کہ بچوں کی زندگی میں ماں کا کردار کوئی دوسرا مکمل طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ اس دوران انہیں کئی مرتبہ یہ باتیں بھی سننے کو ملیں کہ انہوں نے اپنی تعلیم اور قابلیت ضائع کر دی ہے، لیکن وہ اپنے فیصلے اور منزل کے بارے میں پُراعتماد تھیں۔ تیرہ سال بعد انہوں نے دوبارہ تعلیم کا آغاز کیا اور پھر مسلسل آگے بڑھتی رہیں۔ آج وہ اعلیٰ تعلیم، تحقیق اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ پی ایچ ڈی اسکالر بھی ہیں۔ وہ اپنے اس تجربے کو اس بات کی مثال سمجھتی ہیں کہ زندگی کے مختلف مراحل میں ترجیحات بدل سکتی ہیں، لیکن عزم اور مستقل مزاجی کے ساتھ انسان اپنے تعلیمی اور پیشہ ورانہ سفر کو دوبارہ آگے بڑھا سکتا ہے۔

والدین کی ذمہ داری: بچوں کو وقت دینا اور ان کی تعلیم میں شریک ہونا

ڈاکٹر گلالئی رحمان اپنے والدین کی تربیت کو اپنی زندگی کی بنیاد قرار دیتی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کی اپنی تعلیم سرکاری تعلیمی اداروں میں ہوئی، لیکن انہیں اپنے والدین کا وقت، توجہ اور رہنمائی میسر رہی۔ ان کے نزدیک بچوں کی پرورش میں والدین کی موجودگی اور عملی شمولیت انتہائی اہم ہے۔ وہ آج کے تعلیمی ماحول کا حوالہ دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ بہت سے والدین خود تعلیم یافتہ ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے بچے مختلف مضامین کی ٹیوشن اور اکیڈمیوں میں جا رہے ہیں۔ وہ اس صورتِ حال پر سوال اٹھاتی ہیں: "آخر ہماری تعلیم کا کیا فائدہ، اگر ہم اپنے ہی بچوں کو نہ پڑھا سکیں؟" وہ بتاتی ہیں کہ وہ خود بھی اپنے بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لیتی ہیں اور انہیں پڑھاتی ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی ایک بیٹی کو بائیولوجی بھی خود پڑھائی۔ ان کے نزدیک والدین کی تعلیم کا حقیقی فائدہ اس وقت سامنے آتا ہے جب وہ اپنے علم اور تجربے سے اپنی اولاد کی رہنمائی بھی کریں۔ وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر کہتی ہیں کہ والدین کو بچوں کی تعلیم، تربیت اور مستقبل کے معاملات میں خود بھی شریک ہونا چاہیے۔ ان کا ایک اہم پیغام یہ ہے کہ ہم اپنی الماری کی چابی کسی دوسرے کے حوالے کرنے میں احتیاط کرتے ہیں، لیکن بعض اوقات اپنے بچوں اور ان کے مستقبل کی ذمہ داری دوسروں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک بچوں کی تربیت میں والدین کی براہِ راست توجہ اور دلچسپی ناگزیر ہے۔